بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون نمبر ۴۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

مصلح موعود نمبر

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲ روپے

جلد ۳۶/۷۱ | جمعرات ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ ، ۱۸ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش ، ۱۸ فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۴۰

ظہورِ مصلح موعود کے متعلق عظیم الشان آسمانی بشارت

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے، وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کیساتھ آئے گا، وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظۡهَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ مَظۡهَرُ الۡحَقِّ وَالۡعُلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۶۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۸ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

مصلح موعود کی اولوالعزمی کا درخشندہ ثبوت

روئے زمین کو ہلا ڈالنے والا عزم اور اس کی تکمیل

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی (جو عرفِ عام میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے) کے ذریعہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جس عظیم الشان صفات والے فرزند دلبند گرامی ارجمند کے پیدا ہونے اور اس کے ذریعہ انقلاب عظیم رونما ہونے کی بشارت ملی تھی اس کے متعلق آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یعنی وہ دین کی سربلندی کے ایسے ایسے رفیع الشان کارنامے سرانجام دے گا۔ جن کی انجام دہی دنیا والوں کی نگاہ میں بظاہر ناممکن ہوگی۔ چنانچہ آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں رقم فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے اور وہ **اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا**

یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ" (اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

اس کے چند ماہ بعد جب ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اس اولوالعزم فرزند موعود کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ نے اسی روز ایک اشتہار بعنوان "تکمیل تبلیغ" شائع فرمایا اور اطلاع بخشی کہ وہ اولوالعزم فرزند موعود تولد ہوگیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس اشتہار میں رقم فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ **اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا**، وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔"

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء الموسوم بہ تکمیل تبلیغ)

اس کے چند سال بعد آپ نے اس فرزند موعود کی موعودہ اولوالعزمی کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی ایک نظم میں فرمایا ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ان اشعار کی رو سے سیدنا حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی تھی کہ یہ فرزند موعود دین کو سربلند کرنے والے ایسے ایسے عظیم الشان کارنامے سرانجام دے گا کہ جن کی وجہ سے ایک انقلاب عظیم رونما ہوئے بغیر نہ رہے گا یعنی وہ ہوا کا رخ بدل کر رکھ دیگا اور دنیا دیکھے گی کہ اس نے ایک عالم کو پھیر کر رکھ دیا ہے۔

جس زمانہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ہوش سنبھالا اس وقت اگرچہ سیدنا حضرت اقدس نے دین حق پر حملہ آور مذاہب یعنی عیسائیت، ہندومت، برہو سماج وغیرہ کی طرف سے کئے جانے والے حملوں کا منہ توڑ جواب دے کر پادریوں اور آریہ سماجیوں وغیرہ کے دانت کھٹے کر دیئے تھے اور علمی لڑائی کے اس میدان میں آپ نے دین حق کی فتح کا نقارہ بجا کر مخالفین کے کان گنگ کر دیئے تھے اور دنیا میں اس خدائی فیصلہ کا بانگ دہل اعلان کر دیا تھا کہ عنقریب روئے زمین پر دین حق اس شان سے غالب آئے گا کہ ادیان باطلہ مٹ کر رہ جائیں گے۔ تاہم منہ کی کھانے اور پیٹھ دکھانے کے باوجود پادریوں، آریہ سماجیوں، برہو سماجیوں اور دیگر مذاہب کے مناد وں کے دم خم ڈھیلے نہیں ہوئے تھے اور انہوں نے عالم اسلام میں اپنے اپنے مذہب کے غالب آنے کے بلند بانگ دعاوی سے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ اگرچہ ہر مذہب والے اپنے مذہب کے غلبہ کے خواب دیکھ رہے تھے۔ لیکن دین حق کے ساتھ دشمنی میں وہ سب متحد تھے اور نعوذ باللہ اسے مٹانے کے لئے انہوں نے ایک قسم کا متحدہ محاذ بنا رکھا تھا۔ ان میں سب سے زیادہ پیش پیش مغربی ممالک کے عیسائی مناد تھے۔ ان کے غول کے غول عیسائی ملکوں میں عیسائیت کا پرچار کر رہے تھے اور کوئی ایک مبلغ بھی ایسا نہ تھا جو عیسائی ملکوں میں اشاعت حق کا فریضہ انجام دے رہا ہو۔ عیسائی پادری برملا یہ اعلان کرتے پھرتے تھے کہ اسلام ایک مشرقی مذہب ہے یہ مغرب کی فضا میں سانس لے ہی نہیں سکتا کوئی کہتا کہ اگر کوئی مسلمان مبلغ کسی مغربی ملک میں آئے گا تو یہاں کے بچے ہی اس کا ناطقہ بند کر کے اسے یہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیں گے۔ اس زمانہ میں ایک امریکی مناد کا یہ دلخراش اعلان بھی فضا میں گونجا کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی مکہ تک پہنچے گی اور عنقریب مسیح اپنے شاگردوں کی شکل میں حرم کعبہ میں داخل ہوگا اور اس کے نام کی تقدیس وہاں بلند کی جائے گی۔

ان حالات میں حضرت اقدس کے اولوالعزم فرزند موعود سیدنا حضرت المصلح الموعود نے منجانب اللہ سریر آرائے خلافت ہونے کے بعد ہوا کا رخ موڑنے اور حق کو آشکار کر کے روئے زمین کو ہلا ڈالنے کے عزم کا اظہار کیا۔ آپ نے اپنے اس عزم بالجزم کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔ ؎

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

یہ کسی معمولی انسان کا معمولی عزم نہ تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس بندۂ اخص کا عزم تھا جس کے پیچھے اس کی موعودہ اولوالعزمی کارفرما تھی۔ آپ نے دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بھر میں حق کو آشکار کرنے کے سلسلہ میں ایسے ایسے محیر العقول کارنامے سرانجام دیئے کہ فی الحقیقت روئے زمین کو ہلا کر رکھ دیا۔ آپ نے اقوام شرق و غرب کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر یہ باور کرا کے ہی دم لیا کہ اب دین حق ساری دنیا میں غالب آکر رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس غلبہ کو روکنے میں کامیاب نہ ہوسکے گی۔ آپ نے اقوام شرق و غرب کو ایک دفعہ جھنجھوڑ کر چھوڑا نہیں بلکہ ایشیا افریقہ حتیٰ کہ مغرب کے ان ممالک میں جہاں کے عیسائی مناد کہا کرتے تھے کہ اسلام یہاں کی فضا میں سانس لے ہی نہیں نہیں سکتا تبلیغی مشنوں کا جال پھیلا دیا اور ایسا انتظام کیا کہ انہیں جھنجھوڑ کر بیدار کرنے کا کام مستقل بنیادوں پر اس وقت تک ہوتا چلا جائے جب تک کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان قبول حق کی سعادت سے بہرہ ور نہ ہو جائیں اور اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کی رو سے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کی آغوش میں نہ آجائیں۔ آپ کے اس اولوالعزم کارنامے نے ہوا کا رخ بدل کر اور ایک عالم کو پھیر کر رکھ دیا۔ پہلے عیسائی مناد وں کے غول کے غول مغربی ملکوں سے اسلامی ملکوں میں آ آ کر عیسائیت کا پرچار کیا کرتے تھے آپ کے اس اولوالعزم کارنامے کی بدولت یہاں سے مبلغین نے مغرب کے عیسائی ملکوں میں پہنچ پہنچ کر وہاں پیغام حق کی اشاعت شروع کر دی اور چرچ کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس انقلاب عظیم سے متاثر ہو کر امریکہ کے مشہور عیسائی پادری مسٹر زویمر اس انقلاب کا راز معلوم کرنے کے لئے قادیان آئے۔ انہوں نے واپس جا کر "چرچ مشنری ریویو" لنڈن میں لکھا:۔

"یہ جگہ شہد کی مکھیوں کا ایک چھتہ ہے جو تبلیغ اسلام اور نشر و اشاعت میں ہمہ تن مشغول ہے۔ نہ صرف ریویو آف ریلیجنز ہی یہاں سے شائع ہوتا ہے بلکہ اور اخبار بھی یہاں سے نکلتے ہیں اور خط و کتابت کا رابطہ لنڈن، پیرس، برلن، شکاگو، سنگاپور وغیرہ کے ساتھ قائم ہے۔ کاغذات کے طلبچے شاندار مستقبل کے ممکنات سے بھرے پڑے ہیں۔ الماریاں دینی انسائیکلوپیڈیاؤں، ڈکشنریوں اور خلاف عیسائیت لٹریچر سے لدی ہوئی ہیں گویا یہ ایک اسلحہ خانہ ہے جو کہ غیر ممکن کو ممکن ثابت کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ راسخ الاعتقادی کا یہ عالم ہے کہ وہ پہاڑوں کو جنبش دینے والی ہے۔" (الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۲۵ء)

اسی طرح ایک اور پادری مسٹر لیوکس قادیان آئے۔ وہ سیدنا حضرت مصلح موعود سے بھی ملے۔ واپس جاتے ہوئے وہ سیلون میں ٹھہرے وہاں انہوں نے ایک تقریر میں کہا:۔

"عیسائیت اور اسلام کے درمیان جو جنگ جاری ہے اس کا فیصلہ کسی بڑے

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعود

کا نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ افضل ہے

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت اور اسکی پیدائش کی میعاد

حضرت اقدس نے مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

" یہ پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جسکو خدائے کریم جلّشانہٗ نے ..... ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولےٰ اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کرکے ایک روح کو واپس منگوایا جاوے .... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہٖ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کرکے ایسی بابرکت روح کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں۔ سو اگر بظاہر یہ نشان احیاء موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے مُردوں کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے "

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء بروز دوشنبہ)

مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد

مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر نو ۹ برس مقرر فرمائی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

" اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۸ فروری ۱۸۸۶ء ..... میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح جو بصفات مندرجہ پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصے کے اندر پیدا ہو جائے گا " (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء) " جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر ہو جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے "

(اشتہار ۲۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت صفحہ ۷۶)

" وہ ..... خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں "

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۶ء صفحہ ۷ حاشیہ)

" میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزّوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جبتک اپنے وعدوں کو پورا نہ کرے "

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا گواہ ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی پوری شان سے پوری ہوئی

خدا تعالیٰ نے غیب سے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہماری جماعت پھیلتی جا رہی ہے

میری صداقت پر وہ لاکھوں لوگ گواہ ہیں جو میرے ذریعے توحید پر قائم ہوئے

(فرمودہ سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ)

"خدا تعالیٰ نے ایسے غیب سے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہماری جماعت آپ ہی آپ مختلف ممالک میں پھیلتی جا رہی ہے اور وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو حضرت (اقدس۔ ناقل) نے فرمائی تھی کہ میرے ذریعے (دین حق۔ ناقل) اور احمدیت، کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ یہ پیشگوئی جو حضرت (اقدس .... ناقل) نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی کس شان سے پوری ہوئی ..... اس سال (۱۹۴۴ء) کے شروع میں ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتا دیا کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کا حضرت (اقدس .... ناقل) کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا اور میرے ذریعے ہی دور دراز ملکوں میں خدائے واحد کی آواز پہنچے گی میرے ذریعے ہی شرک کو مٹایا جائے گا..... خصوصاً مغربی ممالک جہاں توحید کا نام مٹ چکا ہے وہاں میرے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ توحید کو بلند کریگا اور شرک اور کفر کو ہمیشہ کیلئے مٹا دیا جائے گا تب جبکہ خدا مجھے یہ خبر دیدی میں نے اس کا دنیا میں اعلان کرنا شروع کر دیا چنانچہ آج میں اس جلسہ میں اسی واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔

..... اس پیشگوئی کی صداقت پر وہ لاکھوں لوگ گواہ ہیں جو میرے ذریعے اسلام پر قائم ہوئے۔ جو میرے ذریعے توحید پر قائم ہوئے ہیں، جو میرے ذریعے خدا اور اس کے رسولؐ کے والہ و شیدا بنے۔ عیسائی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، آریہ اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، مسلمان اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی .... خدائے علیم و خبیر نے حضرت (اقدس ... ناقل) کو خبر دی تھی کہ تیرا ایک بیٹا ہوگا اور وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ انگلستان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، سپین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی اٹلی اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، برلن اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، ہنگری اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، البانیہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی یوگوسلاویہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، پولینڈ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، زیکوسلویکیہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، شمالی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی جنوبی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، سیرالیون اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، گولڈ کوسٹ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، نائیجیریا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی مصر اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، کینیا کالونی اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، یوگنڈا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، زنجبار اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ٹانگانیکا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، سیلون اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، ماریشس اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، فلسطین اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی شام اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، روس اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، چین اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، جاپان اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی سماٹرا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، جاوا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، ملایا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، بورنیو اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ایران اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، کابل اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی، ہندوستان کا گوشہ گوشہ گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔

دنیا میں کونسا ایسا انسان ہے جسمیں یہ طاقت ہو کہ وہ دلوں کو فتح کر سکے، دنیا میں کون سا ایسا انسان ہے جو لوگوں کو اس عظیم الشان قربانی پر آمادہ کر سکے، یہ خدا تعالیٰ کا ہی ہاتھ تھا جس نے دنیا میں اس قدر تغیرات پیدا کئے، یہ خدا تعالیٰ کا ہی ہاتھ تھا جس نے لوگوں کے دلوں کو کھینچا اور انہیں اسلام کے لئے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے آمادہ کیا"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کا علم قرآن

محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب۔ سرگودھا

حضرت مصلح موعود بالکل نوعمری سے ہی قرآن کریم کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتے تھے۔ شروع سے ہی آپ اپنی تقاریر میں قرآن کریم کے معارف بیان فرمانے لگے آپ کی عمر ابھی آٹھ نو سال کی تھی کہ آپ کی خواہش اور تحریک پر ایک انجمن بنام "انجمن ہمدردانِ اسلام" قائم ہوئی۔ مارچ ۱۸۹۹ء میں آپ اسکے صدر بنائے گئے۔ اس وقت آپکی عمر صرف دس سال تھی۔ اس انجمن کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا نورالدین صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور حضرت مصلح موعود نے اس میں تقریر فرمائی۔ اس وقت آپ کی عمر بمشکل گیارہ برس تھی۔ اس تقریر کے متعلق حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اپنے تاثرات ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

"تقریر کیا تھی علم و معرفت کا دریا اور روحانیت کا ایک سمندر تھا۔ تقریر کے خاتمہ پر حضرت مولانا نورالدین کھڑے ہوئے اور آپ نے ..... آپ کی تقریر کی بے حد تعریف کی۔ قوت بیان اور روانی کی داد دی۔ نکاتِ قرآنی اور لطیف استدلال پر بڑے تپاک اور محبت سے مرحبا جزاک اللہ کہتے ہوئے دعائیں دیتے نہایت اکرام کے ساتھ گھر تک آپکے ساتھ آکر رخصت فرمایا۔"

(الحکم ۷۔۱۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۴۸۔۴۹)

گیارہ برس کی عمر میں اتنی قابل تعریف تقریر کرنا جسمیں ایک ایسے شخص کے نزدیک بھی قابلِ قدر نکاتِ قرآنی تھے جو فہم و تفسیر قرآن میں بہت بڑا درجہ رکھتا تھا نہایت تعجب انگیز ہے لیکن جب ہم آپ کی نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کو دیکھتے ہیں تو اسے باور کرنا پڑتا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ اس قادر اور علیم خدا نے آپ کے متعلق بتا دیا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور ظاہری و باطنی علوم سے پر کیا جائے گا۔

خدا تعالیٰ کے ارشاد لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کے مطابق فہم قرآن کا قرب الٰہی کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ آپ کے قرب الٰہی کی تڑپ چودہ پندرہ سال کی عمر میں ہی آپ کے اشعار میں ظاہر ہونی شروع ہو گئی۔ ۱۹۰۳ء میں آپ کی ایک نظم میں سے تین شعر بطور نمونہ درج ہیں۔

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمار عشق ہوں ترا دے تو شفا مجھے

جب تک کہ دم میں دم ہے اسی دین پہ رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

تیری رضا کا ہوں میں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

۵ فروری ۱۹۰۶ء کو سترہ ۱۷ سال کی عمر میں اپنے ماموں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی شادی کے موقعہ پر آپ نے ایک نظم کہی جس کی طرف اشارہ کرکے مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے نے (جو بعد میں امیر غیر مبائعین ہوئے) تحریر کیا۔

"میں نے دیکھا ہے کہ ہر موقعہ پر یہ دلی جوش ان کا ظاہر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ابھی میر محمد اسحاق کے نکاح کی تقریب کے موقع پر چند اشعار انہوں نے لکھے تو ان میں یہی دعا ہے کہ اے خدا تو ان دونوں اور ان کی اولاد کو خادم دین بنا۔ برخوردار عبدالحی کی آمین کی تقریب پر اشعار لکھے تو ان میں یہی دعا بار بار کی ہے کہ اسے قرآن کا سچا خادم بنا۔ ایک اٹھارہ برس (درحقیقت اس وقت عمر ۱۷ برس تھی۔ خاکسار) کے نوجوان کے دل میں اس جوش اور ان امنگوں کا بھر جانا معمولی امر نہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ سب سے بڑھ کر کھیل کود کا زمانہ ہے اب وہ ..... لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افترا ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا" (ریویو اردو مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۸)

آپ کی پہلی پبلک تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۶ء میں ہوئی جب کہ آپ کی عمر ابھی اٹھارہ برس بھی پوری نہ ہوئی تھی۔ اس میں آپ نے سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع کی تفسیر فرمائی جو اخبار الحکم ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کے صفحات ۶ تا ۱۰ پر شائع شدہ ہے۔ لیکن اس پر قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کا تبصرہ جو سلسلہ کے ایک نامور ادیب تھے الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء میں ہی بر صفحہ ۶ چھپ گیا تھا جو یہ ہے۔

"میں ان کی تقریر خاص توجہ سے سنتا رہا۔ کیا بتاؤں فصاحت کا ایک سیلاب تھا جو اپنے پورے زور سے بہہ رہا تھا۔ واقعی اتنی چھوٹی سی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی حضور کی صداقت کا ایک نشان ہے اور اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ مسیحیت مآب کی تربیت کا جوہر کس درجہ کمال پر پہنچا ہوا ہے۔ آپ نے سورۃ لقمان کی وہ آیات پڑھیں جن میں حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں کہ شرک سے پرہیز کر۔ فرمایا کہ یہی شرک تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اگر اس سے کنارہ کشی ہو تو پھر انسان نجات یافتہ ہو سکتا آدمی جو عدول حکمی کرتا ہے اس میں ایک نوع شرک کی پوشیدہ ہے پس اس سے بچو۔ پھر آپ نے روحانی کمالات پر عجیب طرز سے بحث کی اور بتایا کہ انسان جب نماز کو قائم کر لیتا ہے اور شرک سے بکلی مجتنب ہو جاتا ہے تو اسے مامور کیا جاتا ہے اور وہ لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے۔ اسوقت اسکی نہایت مخالفت کی جاتی ہے مگر ارشاد ہوتا ہے کہ صبر و استقامت سے کام لے کیونکہ اولوالعزمی کے یہی کام ہیں۔ پھر صبر کے بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے جب کہ خلائق کا رجوع اس کی طرف ہوتا ہے تو ایسی حالت میں یہ حکم دیا گیا کہ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ جیسا کہ ہمارے حضرت کو بھی الہام ہو چکا ہے۔ یعنی از دہام انبوہ خلق سے گھبراؤ نہیں اور نہ بے رخی اختیار کرو۔ اور پھر اس ترقی پر نازاں بھی نہ ہو کہ یہ سب خدا کے فضل سے ہے اور کسی پر بلند آواز بھی نہ نکالے کہ مبادا کسی کی دلشکنی ہو۔ بلکہ ہر امر میں میانہ رَو رہے۔ غرض کہ یَا بُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ الآیہ کی عجیب بے مثل تفسیر کی۔"

اکمل صاحب نے تو صرف اس تفسیر کا خلاصہ دیا ہے لیکن اصل تفسیر پڑھی جائے تو انسان بیحد لطف اندوز ہوتا ہے۔ ایسی چھوٹی عمر میں ایسے معارف بیان کرنا واقعی اعجاز ہے۔ یہ تفسیر الحکم کے پانچ صفحات پر چھپی ہوئی ہے اور بعد میں "چشمۂ توحید" کے نام سے کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکی ہے۔

اپنی اس تقریر کے متعلق خود حضرت مصلح موعود اسی رکوع کے درس میں جو آپ نے ۴ مارچ ۱۹۱۳ء کو دیا فرماتے ہیں:۔

"یہ رکوع میری زندگی سے خاص تعلق رکھتا ہے۔ سب سے پہلی تقریر جو میں نے عام مجلس میں کی اس رکوع کو پڑھ کر اسی مسجد (مسجد اقصیٰ) میں کی تھی۔ اب مسجد وسیع ہو گئی ہے اور اس کی پہلی شکل نہیں رہی۔ لیکن اس وقت میں جہاں کھڑا ہوں عین اس کے سامنے کے دروازے میں کھڑے ہو کر میں نے تقریر کی تھی۔ اگرچہ اب علم میں بہت ترقی ہو گئی ہے۔ حالات اور افکار میں بھی بہت تغیر ہو گیا ہے۔ لیکن اب میں اس تقریر کو پڑھ کر حیران ہو جاتا ہوں کہ وہ باتیں کس طرح میرے منہ سے نکلیں اور اگر اب بھی وہ باتیں بیان کروں تو یہی سمجھوں گا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے سمجھائی ہیں۔

اس وقت مجھ پر ایسی حالت تھی کہ چھوٹی عمر (جو کہ ۱۷ سال کی تھی) کی وجہ سے اور مجمع عام میں پہلی دفعہ بولنے کی وجہ سے میرے اعصاب پر ایسا اثر پڑا ہوا تھا کہ مجھے لوگوں کے چہرے نظر نہ آتے تھے۔ اندھیرا سا معلوم ہوتا تھا اور مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ بعد میں اخبار میں میں نے تقریر پڑھی تو معلوم ہوا کہ میں نے کیا کہا تھا۔

یہ رکوع میرے لئے تبلیغ اسلام کرنے میں بیج کا کام دے گیا اور میں نے اس سے بڑا فائدہ اٹھایا" (الحکم ۱۹۳۹ء جوبلی نمبر صفحہ ۱۰)

حضرت (اقدس) کے وصال کے بعد ۱۹، ۲۰ سال کی عمر میں جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء میں ۲۸ دسمبر کو آپ نے اس موضوع پر تقریر فرمائی کہ "ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں" اس کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے لکھا:۔

"حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ الاحد کی نظم اور آپ کی تقریر نے مردہ دلوں کو جلا دیا۔ بلا مبالغہ صاحبزادہ صاحب کی تقریر میں قرآن مجید کے حقائق و معارف کا سادہ اور مسلسل الفاظ میں ایک خزانہ تھا۔ پلیٹ فارم پر سے صاحبزادہ صاحب اس لب و لہجہ سے بول رہے تھے جو حضرت امامؑ ..... کا تھا... صاحبزادہ صاحب نے تشنۂ حقائق قوم کو باپ کی طرح سیراب کر دیا۔"

(الحکم ۱۹۳۹ء جوبلی نمبر صفحہ ۶۷)

اسی تقریر کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب تشحیذ الاذہان جنوری ۱۹۰۹ء میں لکھتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس وقت آپ کی آواز اور آپ کی ادا اور آپ کا لہجہ اور طرزِ تقریر حضرت (اقدس) .... کی آواز اور طرزِ تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت کی (جو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا ہم سے جدا ہوئے تھے) یاد تازہ ہو گئی۔ اور سامعین میں بہت ایسے تھے جنکی آنکھوں سے ... آنسو جاری ہو گئے ..... جب تقریر ختم ہو چکی تو حضرت (مولانا نورالدین۔ ناقل) نے جن کی ساری عمر قرآن شریف پر تدبر کرنے میں صرف ہوئی تھی اور قرآن کریم جن کی روح کی غذا تھی فرمایا کہ میاں نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۸۷-۸۸)

اس کے بعد مسلسل یہی صورت رہی کہ آپ اپنی تقاریر اور خطبات میں قرآنی معارف بیان فرماتے جنہیں بے حد قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا چنانچہ ۱۹۱۲ء میں آپ حج کیلئے تشریف لے گئے اور جلسہ سالانہ پر تقریر نہ فرما سکے تو الحکم میں حسب ذیل نوٹ شائع ہوا :۔

"ہمارے اولوالعزم نوجوان خدا کے برگزیدہ کے فرزند ارجمند جو سرزمین مکہ میں تشریف فرما تھے ان کی غیر حاضری کو خصوصیت سے ہر فرد نے محسوس کیا وہ نکاتِ معرفت۔ وہ حقائق قرآنیہ۔ اور وہ پیاری پیاری آواز جس میں بعض اوقات سیدنا (حضرت اقدس۔ ناقل) کی جھلک آجاتی ہے سننے کیلئے سر دل بیقرار تھا" (الحکم ۷-۱۴ جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۴)

درحقیقت آپ کو شروع ہی سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی قرآن کریم کی تعلیم اس کے خاص فضل سے دی گئی تھی۔ سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ کو رؤیا میں فرشتہ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی اس کا ذکر آپ نے اپنی سالانہ جلسہ ۱۹۲۰ء کی تقریر "ملائکۃ اللہ" میں جن الفاظ میں فرمایا وہ یہ ہے

"میری کوئی ۱۷-۱۸ سال کی عمر ہوگی (حضرت اقدس۔ ناقل) کا زمانہ تھا اس وقت میں نے رسالہ تشحیذ نکالا تھا۔ خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ آیا ہے جو مجھے کہتا ہے کہ تمہیں کچھ سکھائیں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ اس نے کہا سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائیں۔ میں نے کہا ہاں سکھائیے اس رؤیا کا بھی عجیب نظارہ تھا یہ شروع اس طرح ہوئی کہ پہلے مجھے ٹن کی آواز آئی اور پھر وہ پھیلنے لگی اور پھیل کر ایک میدان بن گئی اس میں سے مجھے ایک شکل نظر آنے لگی جو ہوتے ہوتے صاف ہو گئی اور میں نے دیکھا کہ فرشتہ ہے۔ اس نے مجھے کہا تمہیں علم سکھاؤں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ اس نے کہا لو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سیکھو۔ اس پر اس نے سکھانی شروع کی اور ایاک نعبد پر پہنچ کر کہا سب نے اسی حد تک تفسیریں لکھی ہیں۔ آگے نہیں لکھیں۔ میں بھی اس وقت سمجھتا ہوں کہ ایسا ہی ہے پھر اس نے کہا مگر میں تمہیں اس سے آگے سکھاتا ہوں چنانچہ اس نے ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی اور میری آنکھ کھل گئی اس وقت مجھے اس کی ایک دو باتیں یاد تھیں جن کی نسبت اتنا یاد ہے کہ نہایت لطیف تھیں۔ مگر دوبارہ سونے کے بعد جب اٹھا تو میں وہ بھی بھول گیا تھا۔ (حضرت مولانا نورالدین۔ ناقل) کو جب میں نے یہ رؤیا سنائی تو آپ بہت ناراض ہوئے کہ کیوں اسی وقت نہ لکھ لی۔ جو کچھ سکھایا گیا تھا اسے اسی وقت لکھ لینا چاہیئے تھا۔

اس کے بعد آج تک میں سورۃ فاتحہ پر کبھی نہیں بولا کہ مجھے اس کے لئے نئے نئے نکات نہ سمجھائے گئے ہوں۔ یہ اس علم کی وجہ سے ہے جو مجھے سکھایا گیا۔

ایک دفعہ اس علم کا مجھے خاص طور پر تجربہ ہوا۔ ہمارے سکول کی ٹیم امرتسر کھیلنے کیلئے گئی۔ میں اگرچہ سکول سے نکل آیا تھا لیکن مدرسہ سے تعلق تھا کیونکہ میں نیا نیا نکلا تھا اس لئے میں بھی ساتھ گیا وہاں ہمارے لڑکے جیت گئے اس کے بعد وہاں مسلمانوں نے ایک جلسہ کیا اور مجھے تقریر کرنے کیلئے کہا گیا۔ جب ہم اس جلسہ میں گئے تو راستہ ہی میں ساتھیوں کو سناتا جا رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب بھی میں سورۃ فاتحہ پر تقریر کروں گا نئے نکات سمجھائے جائیں گے۔ جلسہ میں پہنچ کر جب میں تقریر کرنے کیلئے کھڑا ہوا تو کوئی آیت سوائے سورۃ فاتحہ کے میری زبان پر ہی نہ آئے آخر میں نے خیال کیا کہ میرا امتحان ہونے لگا ہے۔ اور مجھے مجبوراً سورۃ فاتحہ ہی پڑھنی پڑی۔ اس کے متعلق کوئی بات میرے ذہن میں نہ تھی میں نے یوں ہی پڑھی لیکن پڑھنے کے بعد فوراً میرے دل میں یہ ایک نکتہ ڈالا گیا۔ اور وہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سورۃ فاتحہ اتری ہے اس وقت آپ کے مخاطب کفار (یعنی مشرکین مکہ۔ خاکسار) تھے یہودی اور عیسائی نہ تھے۔ مگر دعا اس میں یہ سکھائی گئی ہے کہ ہمیں یہودی اور عیسائی بننے سے بچا۔ ہم ان کی طرح نہ بنیں حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ جو سامنے تھے ان کے متعلق دعا سکھائی جاتی کہ ہم ان کی طرح نہ بنیں۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ مشرکین نے چونکہ تباہ و برباد ہو جانا تھا اور بالکل مٹائے جانا تھا اس لئے ان کے متعلق دعا کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن عیسائیوں اور یہودیوں نے چونکہ قیامت تک رہنا تھا اس لئے ان کے متعلق دعا سکھائی گئی۔ یہ نکتہ معاً مجھے سمجھایا گیا اور میں نے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اس موقع پر اس نے میری آبرو رکھ لی" (ملائکۃ اللہ صفحہ ۴۱ تا ۴۳)

اسی تقریر ملائکۃ اللہ کے روز آپ نے سورۃ والناس کی تفسیر بھی فرمائی تھی میں وہ تفسیر مفصل دینے سے پہلے آپ کے الفاظ میں ہی یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ تفسیر آپ کو کس طرح سکھائی گئی۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے کوئی امتحان پاس نہیں کیا۔ ہر دفعہ فیل ہی ہوتا رہا ہوں۔ مگر اب میں خدا کے فضل سے کہتا ہوں کہ کسی علم کا مدعی آجائے اور ایسے علم کا مدعی آجائے جس کا میں نے نام بھی نہ سنا ہو۔ اور اپنی باتیں میرے سامنے مقابلے کے طور پر پیش کرے اور میں اسے لاجواب نہ کر دوں تو جو اس کا جی چاہے کہے ضرورت کے وقت ہر علم خدا مجھے سکھاتا ہے اور کوئی شخص نہیں ہے جو مقابلہ میں ٹھہر سکے۔ ابھی سورۃ الناس کی تفسیر جو میں نے سنائی ہے یہ الہام ہی کے ذریعے مجھے بتائی گئی ہے۔ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ اسمیں گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دی گئی ہے۔ میں نے بہت غور کیا مگر یہ بات میری سمجھ میں نہ آتی تھی کہ کس طرح اس میں گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دی گئی ہے۔ لیکن اس جگہ جب میں نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو سجدہ میں جاتے ہوئے ایک سیکنڈ میں ساری تفسیر اس طرح میرے قلب میں ملا دی گئی جسطرح شکر دودھ میں ملا دی جاتی ہے اور جو کچھ میں نے بیان کیا ہے یہ اس میں سے بہت مختصر طور پر بیان کیا ہے ورنہ دنیا کے سارے موجودہ مفاسد کے متعلق اس کی نہایت لطیف تفسیر بیان کی جا سکتی ہے"

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۵۳)

یہ لطف اٹھانے کے لئے کہ خدا تعالیٰ نے سورۃ الناس کی کیا تفسیر آپ کو ایک لمحہ میں سکھا دی میں وہ تفسیر یہاں نقل کر دینی چاہتا ہوں۔ اس کے بغیر اس خدائی عطا کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۲ سال سے کچھ کم تھی۔ لیکن یہ تفسیر ایسی ہے کہ پہلی کسی تفسیر میں نہیں ملے گی وہ تفسیر یہ ہے۔

"قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

اے مسلم تو کہہ اعوذ برب الناس میں پناہ مانگتا ہوں اس سے جو آقا ہے تمام لوگوں کا۔ ملک الناس جو بادشاہ ہے تمام لوگوں کا۔ الٰہ الناس جو معبود ہے لوگوں کا۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ کی تین صفات کا ذکر ہے اور کہا گیا ہے کہ ان کے ذریعہ پناہ مانگو۔ یعنی یہ کہو کہ اے خدا! جو رب ہے لوگوں کا ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اے خدا جو بادشاہ ہے سب کا ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اے خدا جو معبود ہے سب کا ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ جس چیز کی طرف نسبت دے کر پناہ مانگی جاتی ہے دراصل اسی چیز سے پناہ پانا مقصود ہوتا ہے مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ اے کتے والے ہمیں بچا تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں کتے سے بچا۔ یا اگر کسی ایسی جگہ جاتے ہیں جہاں کسی نے شیر پالا ہو اور کہیں کہ اے شیر والے دوڑیو۔ تو معلوم ہوگا کہ شیر سے بچنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ اب ہم جب رب۔ ملک اور الٰہ سے پناہ مانگتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ان صفات کا جن چیزوں سے تعلق ہے ان سے پناہ چاہتے ہیں۔ پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اعوذ برب الناس تو معلوم ہوا کہ صفت رب کے متعلق کوئی تکلیف ہے جس سے بچنا چاہتے ہیں۔ اور اسی طرح جب ہم کہتے ہیں ملک الناس تو معلوم ہوا کہ صفت ملک کے متعلق کوئی تکلیف ہے جس سے بچنا چاہتے ہیں۔ اور جب کہتے ہیں الٰہ الناس تو معلوم ہوا کہ صفت الوہیت کے متعلق کوئی تکلیف ہے جس سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔

اب دیکھو صفت رب۔ ملک اور الٰہ کا کن چیزوں سے تعلق ہے اور اس کے کون سے ظل ہیں۔ رب کے معنی آقا کے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ آقا کے متعلق جھگڑے ہونے والے ہیں ان سے پناہ مانگنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اور یہ جھگڑے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آقا نوکر سے جھگڑے اور دوسرے یہ کہ نوکر آقا سے جھگڑے۔ گویا خدا تعالیٰ سے جو سب کا آقا ہے پناہ مانگنے کا یہ مطلب ہے کہ یا تو دنیا کے آقا نوکروں کو دکھ دیتے ہیں، ظلم کرتے ہیں، تکلیف پہنچاتے ہیں، یا نوکر دنیاوی آقاؤں کو تنگ کرتے اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ کی صفت ملکیت سے پناہ مانگنے کا یہ مطلب ہے کہ یا تو دنیاوی بادشاہ رعایا پر ظلم کرتے ہیں۔ یا رعایا بادشاہ کی بغاوت کرتی ہے۔

اسی طرح اللہ (اصل میں الٰہ ہے۔ خاکسار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پناہ مانگنے کا یہ مطلب ہے کہ اس صفت کے اظلال ..... پادریوں اور پنڈتوں سے جو کہ دین کے وارث کہلاتے ہیں لوگوں کو دکھ پہنچتا ہے۔ اس سے پناہ مانگی گئی ہے۔ یا لوگوں سے ان کو جو دکھ پہنچتے ہیں ان سے حفاظت چاہی گئی ہے۔

اس طرح یہ چھ باتیں ان آیات سے نکلتی ہیں اور ان چھ اقسام کے فسادوں کی خبر ان میں دی گئی ہے۔ یعنی کہ ایک زمانہ میں ایک تو یہ فساد ہوگا کہ نوکر آقا کے خلاف خوب سٹرائیکس کرینگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم اس فتنہ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔ (۲) یہ کہ آقا اتنے ظالم ہوں گے کہ نوکروں کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے۔ اس لئے تم ایسے آقاؤں کے ظلم سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہو۔ (۳) یہ کہ رعایا بادشاہ کی مخالفت کریگی۔ اس وقت تم دعا کرو کہ اے خدا! اصل بادشاہ تو تُو ہی ہے تُو ہمیں ان فتنوں سے بچا (۴) یہ کہ بادشاہ رعایا پر ظلم کریں گے اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے ہی دعا کرو کہ وہ ان کے ظلموں سے تمہیں بچائے (۵) یہ کہ اس وقت دین کے محافظ اور اللہ تعالیٰ کے اظلال ہونے کی مدعی دین کے علماء فتنے پھیلائیں گے۔ اس کے لئے یہ دعا کرو کہ اے خدا ان ..... پنڈتوں۔ پادریوں کے فتنے سے ہمیں بچا (۶) یہ کہ مولوی جو سچی بات بھی کہیں گے اسے لوگ نہیں مانیں گے۔ اس فتنہ سے بچنے کیلئے بھی دعا کرو۔

تو یہ چھ قسم کے فساد ہونگے۔ ملازم آقا کے مقابلہ پر کھڑے ہو جائیں گے اور آقا ملازموں پر ظلم کریں گے۔ رعایا بادشاہ کا مقابلہ کرے گی بغاوت پھیلائے گی۔ اور بادشاہ رعایا پر ظلم کریں گے۔ ..... جھوٹے فتوے دے کر لوگوں سے غلط باتیں منوائیں گے۔ اور لوگ سچی باتوں کا بھی انکار کریں گے۔ اور دہریت کی طرف چلے جائیں گے۔

یہ باتیں بیان کر کے بتایا ہے کہ اس وقت سچے مسلمان کا کیا کام ہوگا۔ یہ کہ خدا تعالیٰ سے پناہ مانگے کہ اے خدا نہ تو میں سٹرائیک کرنے والوں میں سے بنوں اور نہ ایسے آقاؤں میں سے جو ملازموں پر ظلم کرتے ہیں۔ پھر نہ تو میں اس رعایا کی طرح ہو جاؤں جو بغاوت کرتی ہے اور نہ ایسے بادشاہ کی طرح جو رعایا کے حقوق نہیں ادا کرتا ہے پھر نہ تو میں ان کی طرح ہو جاؤں جو تیری عبادت کی بجائے شیطان کی عبادت کرواتے ہیں اور نہ ایسا کہ جو سچا واعظ ملے اسکی بھی بات نہ مانوں اور انکار کر دوں۔

اب دیکھ لو کہ ان فسادوں کے سوا کوئی اور فساد ہے جو اس زمانہ میں ہو رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور پھر ان باتوں کے بیان کرنے میں ترتیب کیسی اعلیٰ درجہ کی رکھی گئی ہے۔ ادنیٰ فسادوں کے بعد بڑے فسادوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے آقا اور نوکر کے تعلق کے متعلق بتایا ہے پھر رعایا اور بادشاہ کے تعلق کے متعلق جو اس سے اعلیٰ ہے پھر عبد اور معبود کے تعلق کا ذکر ہے جو سب سے اعلیٰ ہے۔

ان باتوں کے متعلق ہمارا یہی فرض ہے کہ ہم ان میں کوئی حصہ نہ لیں اور ان سے پناہ مانگیں۔ مگر پیشگوئی یہاں تک ہی نہیں بلکہ آگے بھی بڑھتی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ وہ زمانہ ہوگا کہ ہر بات کیلئے آرگنائزیشن ہوگی۔ ایک انتظام کے ماتحت یہ فساد ہوں گے۔ لوگ فرداً فرداً ان میں حصہ نہیں لیں گے بلکہ دوسروں کو بھی اکسائیں گے اور اپنے ملائیں گے۔ آقا کی ملازمت ایک نوکر خود ہی نہیں چھوڑے گا بلکہ دوسروں کو بھی کہے گا کہ تم بھی چھوڑ دو۔ اسی طرح آقا دوسرے آقاؤں کو کہے گا کہ اگر میں کسی ملازم کو اپنے کارخانہ سے نکالوں تو تم اس کو نہ رکھنا۔ آقا اپنی مجلسیں بنائیں گے اور نوکر اپنی الگ۔

دوسری پیشگوئی بادشاہ کے فساد کے متعلق تھی۔ اس کے متعلق بتایا کہ ساری دنیا کی رعایا دنیا کے بادشاہوں کے مقابلہ پر مل کر کھڑی ہو جائیگی اب دیکھو ہندوستان میں ہلچل ہے تو ولایت سے لیبر پارٹی کے ممبر یہاں کے لوگوں کی ہمنوائی کے لئے آرہے ہیں۔ اسی طرح بادشاہوں کو دیکھو ان کی انجمن بنائی گئی ہے جس میں یہ کیا جاتا ہے کہ ایک ملک سامنے رکھ کر کہا جاتا ہے اس کو آپس میں بانٹ لیں تاکہ آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ تو پھر رعایا بادشاہوں کے خلاف جو سمجھوتے کر رہی ہے وہ بھی ایک انتظام کے نیچے کر رہی ہے ادھر بادشاہوں کا جتھا بن رہا ہے۔ کہ اگر ایک کو مدد کی ضرورت ہو تو دوسرا اس کا ساتھ دے۔

پھر الناس کو لیتے ہیں۔ اس سے تعلق رکھنے والے فسادی ہوں گے۔ لیکن یہ نہیں ہوگا کہ کوئی دہریہ ہو تو وہ اپنے آپ کو ظاہر نہ کرے بلکہ دہریوں کی بھی انجمن ہوگی اور وہ علی الاعلان کہیں گے کہ خدا کا غلط عقیدہ لوگوں سے مٹانا ہمارا کام ہے اب دیکھ لو اسی ہندوستان میں دیو سماجیوں کی انجمن موجود ہے۔ پہلے زمانہ میں بھی دہریہ تھے مگر وہ اپنے خیالات کو الگ الگ ظاہر کرتے تھے۔ کوئی ان کی انجمن نہ تھی۔ جو اخباریں اور ٹریکٹ شائع کرتی۔ مگر اس زمانہ میں ہندوستان میں بھی ان کی انجمن موجود ہے اور یورپ کے تمام ممالک میں بھی ان کی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔ پھر اسلام کے خلاف لڑنیوالوں کی بھی انجمنیں موجود ہیں۔ ..... پھر پادریوں کی بھی انجمنیں موجود ہیں۔ ایک مقولہ تھا کہ پادری کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے مگر اب وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ مل کر کام کرنا چاہیئے یہ وہی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو اس طرح بیان کی ہے کہ۔

من شر الوسواس الخنّاس ہ
الذی یوسوس فی صدور
النّاس ہ من الجنّۃ والنّاس ہ

جس کے دل میں جو خیال پیدا ہوگا وہ اکیلا اس کے مطابق کام نہیں کرے گا بلکہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملائے گا۔

جس طرح ربّ الناس میں دو فسادوں کا ذکر تھا۔ ایک آقا کا نوکروں کے متعلق اور دوسرا نوکروں کا آقا کے متعلق۔ جس طرح مَلِکِ الناس میں دو فسادوں کا ذکر تھا۔ ایک بادشاہ کا رعایا کے متعلق اور دوسرا رعایا کا بادشاہ کے خلاف۔ اور جس طرح الٰہ الناس میں دو فسادوں کا ذکر تھا۔ ایک پادریوں۔ پنڈتوں اور مولویوں کے متعلق اور دوسرا عوام کے متعلق۔ اسی طرح اس آیت میں کہ شرّ الوسواسِ الخنّاس ہ الذی یوسوس فی صدور الناس ہ من الجنۃ والناس ہ یہ بتایا ہے کہ دونوں فریقوں کی انجمنیں اور کمیٹیاں ہوں گی۔ صرف ایک فریق کی نہیں۔ اگر صرف شرّ الوسواس الخنّاس ہ الذی یوسوس فی صدور النّاس تو ساتھ من الجنۃ والناس نہ ہوتا تو پہلے حصہ کے متعلق ایک فریق کہتا کہ اس میں دوسرے کا ذکر ہے اور دوسرا فریق کہتا کہ اس میں پہلے کا ذکر ہے مگر اس میں بتایا گیا کہ دونوں فریق کا یہی حال ہوگا کچھ بڑے لوگ ہوں گے اور کچھ چھوٹے۔ وہ فساد جو آقا نوکروں کے خلاف کریں گے وہ بھی انتظام کے ماتحت ہوگا اور وہ فساد جو نوکر آقا کے خلاف کریں گے وہ بھی انتظام کے ماتحت ہوگا۔ پھر فساد جو رعایا بادشاہ کے خلاف کرے گی یا بادشاہ رعایا کے خلاف کرے گا اسمیں بھی انتظام ہوگا۔ اسی طرح وہ فساد جو اللہ کے خلاف ہوگا یا وہ جو اللہ کے جھوٹے ظل لوگوں کے خلاف کریں وہ بھی انتظام کے ماتحت ہوگا۔

موجودہ زمانہ کے فسادات کے متعلق یہ ایسی صاف اور واضح پیشگوئی ہے کہ اگر دشمن کے سامنے بھی پیش کی جائے گی تو وہ ہکا بکا رہ جائے گا۔ اب دیکھو کہ یہی فساد دنیا میں ہو رہے ہیں یا نہیں کارخانوں کے ملازم ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ سٹرائیکس کرو اور اپنی انجمنیں بناؤ۔ اس طرح مالک اپنی انجمنیں بنا رہے۔ تاجر آقا اپنی انجمنیں بنا رہے ہیں۔ زمیندار آقا اپنی۔ اور اسی طرح دوسرے آقاؤں کی انجمنیں بن رہی ہیں۔ پھر ہر قسم کے ملازم اور نوکر اپنی انجمنیں بنا رہے ہیں اس موقع کے لئے ایک مومن کو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تو یہ کہہ کہ اعوذ برب الناس میں مانگتا ہوں کہ ان میں سے کسی میں بھی شامل نہ ہوں۔

پھر اس وقت بادشاہ رعایا کو تباہ کرنے میں لگے ہونگے۔ اور رعایا بادشاہوں کے خلاف جوڑ توڑ کر رہی ہوگی۔ اس وقت ایک مومن یہی کہے گا کہ مَلِکِ النّاس۔ میں نہ تو ایسی باغی رعایا میں سے بنوں اور نہ ایسے ظالم بادشاہ کی طرح۔ پھر وہ یہ کہے گا کہ نہ تو میں ایسا بنوں کہ جھوٹے طور پر علم کے ذریعہ لوگوں کو اپنا غلام بناؤں اور نہ ایسا کہ کسی بات کو بھی نہ مانوں۔ اے خدا ان سب باتوں سے مجھے بچا۔

یہ پیشگوئی ہے جس کے ماتحت ہم کام کر رہے ہیں نہ کہ یونہی کام کرتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال قبل ہمارے لئے یہ کام بتا دیا تھا۔ جو اب ہم کر رہے ہیں۔

(ملائکۃ اللہ (ص ۲۱ - ۲۲))

اس سورۃ الناس کی تفسیر آپ نے صرف اسی موقعہ پر نہیں فرمائی بلکہ بیسیوں موقعہ پر فرمائی ہے اور ہر دفعہ نئے نکات و معارف اس میں سے بیان کئے ہیں۔ یہ اسطرح سے کہ رمضان المبارک میں سارا قرآن کریم ترجمہ اور کسی قدر تفسیر کے ساتھ ختم کیا جاتا تھا لیکن آخری تین سورتوں یعنی سورۃ اخلاص۔ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا درس ۲۹ رمضان کو آپ خود بنفس نفیس دیا کرتے تھے اور ہر مرتبہ ان میں سے نئے نئے معارف بیان فرماتے تھے۔ اس آخری دن کے درس میں یہ عاجز بھی عام طور پر موجود ہوتا تھا اور یہ الفضل میں چھپتے بھی رہتے تھے۔

اسی طرح سورۃ فاتحہ کی تفسیر بھی آپ عام طور پر اپنے خطبات جمعہ میں بیان فرماتے تھے۔ سینکڑوں خطبات میں آپ نے اس میں سے کسی نہ کسی حصہ کی تفسیر بیان فرمائی اور ہر دفعہ نئے معارف اس میں سے بیان کئے۔ ایسے بیسیوں خطبات میں یہ عاجز بھی موجود ہوتا تھا۔

سو خدا تعالیٰ کا سکھایا ہوا علم ایسا نہیں تھا کہ وہ کبھی ختم ہو جائے بلکہ ہمیشہ اپنا رنگ دکھاتا رہتا۔ جس طرح خدا تعالیٰ کی مخلوق اپنے اندر بے انتہا خاصیتیں رکھتی ہے اسی طرح اس کا کلام قرآن کریم بھی لا انتہا معارف رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے خاص بندوں کو سکھاتا ہے۔ انہی میں سے حضرت مصلح موعود بھی تھے آپ نے جو تفسیر کبیر تصنیف فرمائی ہے وہ ایسی پُر معارف ہے کہ سابقہ تفسیروں میں سے کوئی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ حروف قطعات کا علم اور اللہ تعالیٰ کے کلام میں اعلیٰ درجہ کا ربط اس تفسیر میں خاص طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔

بڑے بڑے عالم اور مفکر ہوئے ہیں لیکن ان میں سے کسی کو بھی یہ علم کما حقہٗ نہ دیا گیا۔ اسے اوّلاً حضرت (اقدس) .... نے بیان فرمایا اور پھر مزید نئے رنگ میں حضرت مصلح موعود نے۔ بڑے بڑے علماء آپ کی اس تفسیر کبیر سے استفادہ کر رہے ہیں اور اس کی فضیلت کے معترف ہیں۔

تفسیر کبیر کے بعد آپ نے علم قرآن کو اور سادہ بنانے کے لئے تفسیر صغیر بھی تصنیف فرمائی جو وہ بھی اپنی طرز کی آپ ہی ہے۔ اس میں جو ترجمہ دیا ہے وہ با محاورہ ہے اور کئی ایک مشکل مقامات پر تفسیری نوٹ بھی اختصار کے ساتھ دیئے ہیں تاکہ ان مقامات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ یہ تفسیر لوگوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوئی ہے اس کی خوبیوں کا بعض غیر از جماعت علماء نے بھی اعتراف کیا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذِکرِ سیّدنا المصلح الموعود و بیانُ شمائلہِ الحسنہ

(قصیدۃ قالہا الاستاذ محمد صدیق امرتسری المبشر الاسلامی)

عَلَیکَ سلامُ اللّٰہِ یا ذَا الفضائِلِ ۔۔۔ وَیا ذَا المَعَالِی وَ الحِجیٰ وَالشّمائِلِ

اے فضیلتوں اور سراسر نیک شمائل والے ۔۔۔ ذہین و فہیم بلند مرتبہ امام تجھ پر سلامتی ہو

حَلِیمًا کریماً مَظْہَرَ الحقِّ وَالعَلاَ ۔۔۔ وَمُنجِی الاُسَارٰی مِن قُیُودِ الغوائِلِ

وہ حلیم و کریم بن کر اور صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بن کر آئے اور ہلاکتوں اور مصائب کی زنجیروں میں پھنسے ہوئے قیدیوں کو انہوں نے نجات دی

فَکَمْ لَکَ یا عَلَمَ الہُدیٰ من مَفَاخِرٍ ۔۔۔ وَکَمْ کُتُبٍ مَمْلُوئَۃٍ بِالدَّلاَئِلِ

اے ہدایت کے مینار کتنی ہی قابلِ فخر صفات کا تو مالک تھا ۔۔۔ اور تیری کتنی ہی کتب سچائی کے دلائل سے بھری پڑی ہیں

وَکَم خُطْبَۃٍ فِیہَا شِفَاءٌ وَّ رَحْمَۃٌ ۔۔۔ وَکَمْ لَکَ مِنْ شعرٍ بلیغٍ وَّکَامِلِ

تو اپنے کتنے ہی خطبوں میں ہمارے لیے شفا و رحمت چھوڑ گیا اور تیرے کتنے ہی بلیغ و فصیح اور کامل شعروں کے مجموعے ہمارے پاس ہیں

وَکَمْ نَبَأٍ نُبِّئْتَ قَبْلَ وقُوعِہٖ ۔۔۔ وَکَمْ آیۃٍ بَرْہَنْتَہَا فِی المحافِلِ

کتنی ہی غیب کی خبریں وقوع سے پہلے تجھے بتائی گئیں ! ۔۔۔ اور کتنی ہی مشکل آیات کی صحیح تفسیر آپ نے مجالس میں بیان کی

سَمِعْنَا بِشَارَاتٍ بِاَنَّکَ نَازِلٌ ۔۔۔ بِفَضْلٍ وَّ نُورٍ سَاطِعٍ غَیْرِ زَائِلِ

تیرے نزول کے متعلق جماعت نے حضرت اقدس سے کئی بشارتیں سنیں کہ تو زائل نہ ہونیوالے نور مبین اور اللہ کے فضل کیساتھ نازل ہوگا سو ایسا ہی ہوا

لَقَدْ ضَلَّ سَعْیاً کُلُّ بَاغٍ وَ مُفْتَرٍ ۔۔۔ عَلَیْکَ وَّ عَرَّضَ نَفْسَہٗ لِلْغَوَائِلِ

جماعت میں سے ہر وہ شخص جس نے تیرے خلاف بغاوت کرنے یا تجھ پر افتراء کرنے کی کوشش کی وہ یکسر گمراہ ہوگیا اور اپنے نفسوں کو ہلاکتوں کی طرف لے گیا

فَکَمْ عَالِمٍ لا یستفید بِعِلْمِہٖ ۔۔۔ وَکَمْ جَاہِلٍ یَأبیٰ فَضِیلَۃَ فَاضِلِ

دنیا میں کتنے ہی عالم ایسے ہیں جو اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتے اور کتنے ہی جاہل ایسے ہیں جو بے وجہ علماء و فضلاء کی فضیلت کے منکر ہو جاتے ہیں

فَمَا کُنْتَ اِلَّا جُنَّۃً مِن وَّرَائِہَا ۔۔۔ لَکَانَ قِتَالُنَا عَسَاکِرَ بَاطِلِ

اے مرحوم آقا تو ہمارے لیے ہیں مضبوط ڈھال تھا جس کی اُوٹ میں ہم شرک و باطل کے لشکروں کا مقابلہ کیا کرتے تھے !

اِلٰہِی اِلٰہِی زِدْ مَقَامَ فَقِیدِنَا ۔۔۔ وَبَارِکْ وَاَبِّدْ ذِکْرَہٗ فِی المحافِلِ

یا الٰہی یا الٰہی اپنے فضل سے ہمارے مرحوم مصلح موعود کے درجات بلند کر اور ان کے کیے ہوئے کاموں میں مزید برکت ڈال اور ہمارے درمیان ان کا ذکرِ خیر دائم رکھ

وَفِی الخُلْدِ نَوِّرْ رُوحَہٗ بِضِیَائِکَ ۔۔۔ کَنَجْمٍ مُنِیرٍ طَالِعٍ غَیْرِ آفِلِ

اور نہ غروب ہونے والے ستارے کی طرح ان کی روح کو اپنے انوارِ ساطعہ سے ہمیشہ منور رکھ ۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تصریحات

- تعلق باللہ کیلئے اجتماعی جدوجہد
- روحانی خزائن کی عظمت کا اظہار
- اردو زبان کی ترویج و اشاعت
- قانونِ وقت کی اطاعت و احترام

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

مادی اور ظاہری خطابات عارضی اور وقتی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اور بسا اوقات چھن بھی جاتے ہیں مگر آسمانی اعزازات چونکہ اپنے اندر مستقل صداقت رکھتے ہیں اور مستقبل کی پیشگوئیاں سموئے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے ان کو ابدیت کا تاج پہنایا جاتا ہے۔ یہی خصوصیت "مصلح موعود" کے آسمانی خطاب کو حاصل ہے جس میں خبر دی گئی تھی کہ پسرِ موعود کی طرف سے بہت سی انقلاب انگیز اور اصلاحی تحریکات اٹھیں گی جو کامیابی سے ہمکنار ہوں گی اور جن کے اثرات رہتی دنیا تک قائم رکھے جائیں گے۔ چنانچہ جب ہم قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے باون سالہ دورِ امامت و سیادت پر نظر ڈالتے ہیں تو روحانی، علمی، تربیتی، اور مالی بے شمار ایسی تحریکات نظر آتی ہیں جن میں مصلحانہ شان کی جھلک پوری طرح نمایاں ہے۔

زیرِ نظر مضمون میں حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہٗ) کی مندرجہ ذیل چار اہم تحریکات پر حضور ہی کے پُرجوش اور پُرشوکت الفاظ میں روشنی ڈالی جا رہی ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی تحریک
۲۔ حضرت اقدس ..... کے عظیم الشان لٹریچر اور روحانی خزائن کے استفادہ کی تحریک۔
۳۔ زبانِ اردو کی ترویج و اشاعت کی تحریک
۴۔ قانونِ وقت کی اطاعت کی تحریک۔

تعلق باللہ کی تحریک

(۱) حضرت مصلح موعود ..... کی عمر بھر کی تحریکات کا نقطہ مرکزیہ ہمیشہ یہی رہا کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد حضرتِ احدیت جلشانہٗ کا عاشق صادق بنے اور اپنے ربِ کریم سے ایسا مستحکم اور مضبوط تعلق اور پیوند قائم کرے کہ آزمائش کی آندھیاں اور ابتلاء کے طوفان اس کے قدم میں کوئی لغزش پیدا نہ کر سکیں، چنانچہ حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء کے موقعہ پر ارشاد فرمایا۔

"حقیقت یہ ہے کہ سب سے بڑی چیز تعلق باللہ ہے۔ جب کوئی شخص سچے دل سے خدا کا ہو جائے اور وہ اپنی تمام خواہشات اور ارادوں کو اس کے لئے ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے ضرور نئے علوم سکھائے جاتے ہیں اور وہ معرفت اور حکمت میں ترقی کرتے ہوئے کہیں کا کہیں جا پہنچتا ہے۔

موجودہ بیماری میں مجھے جماعت کے متعلق سب سے زیادہ احساس اس بات کا رہا ہے کہ ہماری جماعت کے افراد کا خدا تعالیٰ سے ایسا مضبوط تعلق ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ خود اسے اپنے پاس سے علم سکھائے اور اس کی ہر ضرورت کو پورا کرے یہ بیماری عام طور پر لمبی چلتی اور بار بار دورہ کرتی ہے۔ خصوصاً اس عمر میں جس میں سے میں گزر رہا ہوں۔ اگر کسی کو یہ مرض ہو جائے تو عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ مرض دور نہیں ہوتا۔ اس بنا پر میرے لئے یہ مسئلہ اس بیماری میں اور بھی اہم ہو گیا اور اس پر غور کرنا میرے لئے ضروری ہو گیا، میں ہمیشہ ہی اس مسئلہ کو سوچتا رہا ہوں۔ کہ آخر ایک دن ایسا آئے گا جب میرا کام ختم ہو جائے گا۔ اس دن سے پہلے پہلے اگر میں اس اصلاح میں کامیاب ہو جاؤں جو جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے اور جس کے بعد جماعت کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی تنزل کی طرف نہیں جا سکتا تو یہ میرے لئے انتہائی خوشی کا مقام ہو گا۔ میں نے قدم بقدم خدا تعالیٰ سے دعائیں اور استمداد کرتے ہوئے مختلف راستے تجویز کئے اور رفتہ رفتہ میں نے ان راستوں کو جماعت کے سامنے پیش کیا مجھے خوشی ہے کہ جماعت نے میری ان تجاویز پر ایک حد تک عمل کیا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ وہ اپنی تعداد اور اپنے وقار کے لحاظ سے کہیں سے کہیں جا پہنچی کجا تو یہ حالت تھی کہ حضرت اقدس ..... (ناقل) کی زندگی میں جو آخری جلسہ سالانہ ہوا اس میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد سات سو تھی اور حضرت (مولانا نور الدین ..... ناقل) کی زندگی میں جو آخری سالانہ جلسہ ہوا اسی میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد ۱۳ سو تھی اور کجا یہ حالت ہے کہ اب ہمارے جلسہ کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۴ ۳۵ ہزار کے قریب پہنچ چکی ہے گویا حضرت مولانا (نور الدین ..... ناقل) کے زمانہ میں آخری سالانہ جلسہ پر جس قدر آدمی آئے تھے ان سے ۲۵ گنا زیادہ آدمی آج ہمارے سالانہ جلسہ میں موجود ہیں اور یہ تعداد ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال زیادتی ہوتی چلی جاتی ہے میں نے بارہا کہا ہے گو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں تقریر کرنے کے بعد یہاں سے زندہ اٹھوں گا یا نہیں مگر جو کچھ میں کہتا ہوں (اور وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا) وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو شور مچائے، گالیاں دے یا برا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا اس طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے وعدہ کو بھی کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا یہ زمین و آسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ بہر حال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ میں نہیں جانتا کہ میرے بعد کیا ہو گا مگر بہر حال یہ خدائی فیصلہ ہے میری زندگی میں کوئی انسانی طاقت اس سلسلہ کی ترقی کو روک نہیں سکتی۔ خدا نے اس جماعت اور سلسلہ کی ترقی کو میری ذات سے وابستہ کر دیا ہے اور اور اس نے اپنے نام اور اپنی طاقت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے مجھے چن لیا ہے، باوجود اس بات کے کہ میں ایک نہایت کمزور اور جاہل انسان ہوں خدا نے اپنے نام کی اشاعت اور اپنے جلال کے اظہار کو میرے نام کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے ..... لیکن بہر حال میں نے ایک دن مرنا ہے دنیا میں کوئی شخص عارضی اور فانی کاموں کے متعلق بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جائیں پھر جو چیز بمنزلہ جان اور روح ہو اس کے متعلق کون شخص پسند کر سکتا ہے کہ وہ اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کے نام کی بلندی اور اس کے جلال کا اظہار ہر مومن کی جان اور اس کی روح ہے پھر کوئی مومن یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے کہ میں مروں تو خدا تعالیٰ کا نام بھی دنیا سے مٹ جائے۔ اسی طرح میری ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا نام صرف میرے ساتھ وابستہ نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کا نام تمہارے ساتھ وابستہ ہو جائے کیونکہ انسان مر سکتا ہے۔ مگر قوم مر نہیں سکتی۔ جب کوئی نام کسی قوم کے ساتھ وابستہ ہو جائے تو پھر وہ چلتا چلا جاتا ہے اور قوم کے بیٹے نسلاً بعد نسلٍ اس مقدس امانت کے حامل بنتے چلے جاتے ہیں۔ درحقیقت فرد کے ساتھ کسی چیز کی وابستگی قومی لحاظ سے کوئی بڑا کمال نہیں ہوتا۔ قومی لحاظ سے بڑائی تبھی ہوتی ہے جب قوم سے اللہ تعالیٰ کا نام وابستہ ہو جائے اسی لئے مجھے ہمیشہ یہ تڑپ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے اور اس سے سچا اور مخلصانہ تعلق تم کو حاصل ہو اور میں اس غرض کے لئے ہمیشہ کئی قسم کی کوشش کرتا رہا ہوں۔ میں نے ہزاروں رستے اور ہزاروں ذرائع تمہارے سامنے رکھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان ذرائع پر عمل کر کے سینکڑوں اور ہزاروں مخلص بھی پیدا ہوئے مگر پھر بھی ہماری جماعت میں حقیقی اخلاص کی ابھی کمی ہے جس کے لئے میں اللہ تعالیٰ سے متواتر دعائیں کرتا رہتا ہوں اب اس موقعہ پر میں ایک دفعہ پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ یاد رکھو کہ میری موت یا حیات تو کوئی چیز نہیں، حضرت (اقدس ..... ناقل) کی موت بڑی چیز تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ان سے بھی بڑی چیز تھی۔ مگر اس حقیقت کے باوجود میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اگر جماعت حقیقی ایمان پر قائم ہو اور وہ خدا تعالیٰ سے سچا اور مضبوط تعلق رکھتی ہو تو کسی بڑے سے بڑے نبی کی وفات بھی اس کے قدم کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ بلکہ بعض برکات اور ترقیات ایسی ہوتی ہیں جو انبیاء کی وفات کے بعد قوم کو حاصل ہوتی ہیں۔ بشرطیکہ قوم صحیح رنگ میں ایمان پر قائم ہو پس اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرو اور اپنے نفوس میں ایسا تغیر پیدا

لہ جلسہ ۱۹۲۴ء کی حاضری دو لاکھ سے متجاوز تھی فالحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی

فون: ۶۱۷۰۶۹

سونے اور چاندی کے اعلیٰ، معیاری، عروسی زیورات نیز
مغلیہ دور کے کُندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز، اکبر بازار شیخوپورہ،
فون نمبر ۳۱۸۱
رہائش فون نمبر ۳۹۹۱

کو یاد رکھیں!

رجسٹرڈ
HERCULES
مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب

شہرۂ آفاق مارک
ہرکولیس

امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ

HERCULES

ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس اور پچھلی پیشیٹ

میاں بھائی

۱۰ منٹگمری روڈ، لاہور۔ فون نمبر: ۳۰۵۴۰۴ ؛ ۳۰۵۳۹۶

الشیر انجینئرنگ اینڈ سپلائرز لمیٹڈ

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات

• لوہے کے جستی تار • خاردار تار • کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ • سینیٹری فٹنگز اور لوہے کے جستی پائپ

حاصل کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس:- حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور فون ۵۲۷۸۳، ۳۲۳۳۰۴، ۴۱۳۳۲۲

شاخیں۔ (i) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳
(ii) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ، کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری ــــ ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرو کہ تمہارے دلوں میں یہ بات گڑ جائے کہ ہم نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے وابستہ کرنا ہے اور اس کی محبت اور پیار کو حاصل کرنا ہے جب کسی کو خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جائے تو پھر نصیحت کی آواز خود انسان کے اندر سے پیدا ہوتی ہے بیرونی نصیحتوں کی اُسے ضرورت نہیں رہتی۔"

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۱۰ تا ۱۱)

اس روح پرور تقریر کے ۱۰ سال بعد حضور نے ربوہ کے ایک سالانہ اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ پر توکل کرو دعاؤں پر خاص زور دو اور اپنی اصلاح کی فکر کرو جوانی میں تہجد پڑھنے والے اور جوانی میں دعائیں کرنے والے اور جوانی میں خوابیں دیکھنے والے بڑے نادر وجود ہوتے ہیں تم نے ابدال کا ذکر سُنا ہوگا۔ ابدال درحقیقت وہی ہوتے ہیں جو جوانی میں اپنے اندر تغیر پیدا کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر لیتے ہیں کہ بڈھے بڈھے بھی آکر کہتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا کیجئے۔ تمہارے احمدیوں کے بڈھے تو اقطاب ہونے چاہئیں اور احمدیوں کے جوان ابدال ہونے چاہئیں وہ خوب دُعائیں مانگیں اور اللہ تعالےٰ سے ایسی محبت کریں کہ وہ اپنے فضل سے ان سے بولنے لگ جائے اور وہ جوانی میں ہی صاحبِ کشف و کرامات ہو جائیں اور محلہ کے لوگوں کو جب مصیبت آئے۔ وہ دوڑے دوڑے ایک خادم احمدیت کے پاس آئیں اور آکر کہیں دُعا کرو، ہماری یہ مصیبت ٹل جائے جب تم جذبہ و اخلاص سے ان کے لئے دعا کرو گے تو پھر خدا تمہاری دعائیں زیادہ قبول کرنے لگ جائے گا اور لوگوں کو ماننا پڑے گا کہ تمہاری دُعا ایک بڑی قیمتی چیز ہے بہرحال ان نصیحتوں کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۸۳۷) فرمودہ ۲ رنومبر ۱۹۵۵ء

روحانی خزائن سے استفادہ کی تحریک

۲۔ حضرت مصلح موعود کا یہ عظیم الشان کارنامہ کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا کہ حضور نے نہ صرف سلسلہ کے مبلغین اور مصنفین کو بلکہ پوری جماعت کو حضرت اقدس ..... کے پیدا کردہ بے مثال لٹریچر کا والہ و شیدا بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جس پر حضور کی کُتب اور تقاریر شاہد اور گواہ ہیں۔ اس سلسلہ میں بطور نمونہ دو اقتباس ملاحظہ ہوں: فرمایا:۔

الف۔ "کوثر کے ایک معنے الخیرُ الکثیرُ کے بھی بتائے جا چکے ہیں اور خیر کا لفظ اسلام اور دین کے معنوں میں بھی آتا ہے حضرت اقدس ... ناقل) کا ایک الہام بھی ہے کہ الخیرُ کُلُّہٗ فی القرآن۔ تمام قسم کی خیر اور بھلائی قرآن کریم میں ہی ہے۔ پس جو شخص قرآنی معارف لٹاتا ہے وہ بالفاظ دیگر خیر تقسیم کرتا ہے اور یہی کام مسیح موعود کا بتایا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت اقدس ..... ناقل) نے یہ قرآنی دولت اس قدر لٹائی ہے کہ جس کا کوئی انتہا نہیں ..... وہ لوگ جنہوں نے اس دولت کو نہیں لیا وہ اس کی عظمت کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ ہم لوگ جنہوں نے اس دولت کو قبول کیا ہے ہم جانتے ہیں کہ اس کی کیا عظمت ہے اور یہ کتنی قیمتی اور بے مثال چیز ہے ہم نے تو اس دولت سے اس قدر حصہ پایا ہے کہ ہمارے گھر بھر گئے ہیں۔ مثلاً میرا اپنا وجود ہی ہے۔ دنیوی لحاظ سے میں پرائمری فیل ہوں۔ مگر چونکہ گھر کا مدرسہ تھا اس لئے اوپر کی کلاسوں میں مجھے ترقی دے دی جاتی تھی۔ پھر مڈل میں فیل ہوا۔ مگر گھر کا مدرسہ ہونے کی وجہ سے پھر مجھے ترقی دے دی گئی۔ آخر میٹرک کے امتحان کا وقت آیا تو میری ساری پڑھائی کی حقیقت کھل گئی اور میں صرف عربی اور اردو میں پاس ہوا اور اس کے بعد پڑھائی چھوڑ دی، گویا میری تعلیم کچھ بھی نہیں مگر آج تک ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے میرے سامنے قرآن کریم کے خلاف کوئی اعتراض کیا ہو اور پھر اُسے شرمندگی نہ ہوئی ہو۔ بلکہ اُسے ضرور شرمندہ ہونا پڑا ہے اور اب بھی میرا دعویٰ ہے کہ خواہ کوئی کتنا بڑا عالم ہو وہ اگر قرآن کریم کے خلاف میرے سامنے کوئی اعتراض کرے گا تو اُسے ضرور شکست کھانی پڑے گی اور وہ شرمندہ اور لاجواب ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ میں یورپ بھی گیا ہوں میں مصر بھی گیا ہوں، میں شام بھی گیا ہوں اور میں ہندوستان میں بھی مختلف علوم کے ماہرین سے ملتا رہا ہوں مگر ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے علمی اور مذہبی میدان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے فتح نہ پائی ہو۔ بلکہ جب بھی انہوں نے مجھ سے گفتگو کی ہے انہیں ہمیشہ میری فوقیت اور میرے دلائل کی مضبوطی کو تسلیم کرنا پڑا ہے۔

ایک دفعہ کچھ لوگ مجھ سے ملنے کے لئے قادیان گئے انہیں سے ایک مسٹر لیوکس تھے جو اس وقت فورمین کرسچن کالج کے پرنسپل تھے بعد میں ہندوستانی طلباء نے انکی مخالفت کی کہ ہمیں انگریز پرنسپل نہیں چاہیئے اس لئے ان کی جگہ مسٹر دتہ کو لگا دیا گیا۔ اُن کے ساتھ مسٹر ہیوم بھی تھے۔ جو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے سیکرٹری تھے اور مسٹر والٹر بھی تھے جو ان کے لٹریری سیکرٹری تھے۔ میرے سامنے انہوں نے بعض سوالات کئے جن کا میں نے جواب دیا اور ان کو ایسا شرمندہ کیا کہ مسٹر لیوکس نے سیلون میں جا کر ایک تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ عیسائیت اور اسلام کے درمیان جو جنگ جاری ہے اُس کا فیصلہ کسی بڑے شہر میں نہیں ہوگا بلکہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہوگا جس کا نام قادیان ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۴۷۵ تا صفحہ ۴۷۶)

سیدنا حضرت المصلح الموعود نے مجلس شوریٰ (منعقدہ ۱۹۲۵ء) کے موقع پر یہ اہم اعلان فرمایا کہ:۔

ب:۔ "حضرت اقدس ناقل) ..... کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت اقدس ..... ناقل) کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا آپ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا۔ مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دوں گا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۹)

زبان اُردو کے فروغ کی تحریک

۳۔ حضرت اقدس ..... ناقل) نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۱ میں اردو زبان کے بارے میں انکشاف فرمایا کہ اس دور میں انوار قرآنی کی اشاعت کا فریضہ خدا تعالیٰ کی تقدیر خاص کے ماتحت زبانِ اُردو کو سپرد کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور برّی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک ایسی شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت

وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ نیز حسب منطوق آیت قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبانِ حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرضِ اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتے ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائلِ حقانیتِ قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں مگر میں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جوشِ مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و نحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے اور نیز آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۱ طبع اوّل)

حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہٗ) اُردو کی اس دینی عظمت اور اہمیت کے پیشِ نظر اُس کے فروغ کے لئے ہر دم کوشاں رہتے تھے۔ آپ کو اُردو سے غایت درجہ محبت تھی۔ آپ کی اُردو تصانیف لسانی اعتبار سے شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ کے ذریعہ سے زبانِ اردو کا دامن بے شمار علمی نکات، اچھوتے محاوروں اور دلکش تلمیحات سے مالا مال ہو گیا ہے۔ آپ اُردو زبان کے عظیم محسنوں میں سے ہیں جس کا اعتراف برصغیر پاک و ہند کے بعض مایۂ ناز اور بلند پایہ ادیبوں نے بھی کیا۔ ملک کے نامور ادباء اور صحافی آپ سے مراسلت کرنا اور ملاقات کرنا موجب فخر سمجھتے تھے۔ چنانچہ مولانا شوکت علی، مولانا محمد علی جوہر، شمس العلماء خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی، مولانا سید حبیب مدیر "سیاست"، مولانا غلام رسول صاحب مہر، مولانا عبد المجید صاحب سالک مدیر "انقلاب"، سید عبد القادر صاحب ایم۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور، علامہ احسان اللہ خان صاحب تاجور، سید عبد القدوس صاحب ہاشمی ندوی ایم۔ اے مدیر رسالہ "ندیم" (گیا)، علامہ منشی عاشق حسین صاحب بیماب اکبر آبادی۔ جناب منشی محمد عمر شوکت تھانوی، مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب، منشی محمد دین فوق مورخ کشمیر، انیس احمد عباسی ایڈیٹر "حقیقت" لکھنؤ، حکیم محمد یوسف حسن ایڈیٹر "نیرنگ خیال" لاہور، مولانا صلاح الدین احمد صاحب مدیر "ادبی دنیا"، خان بہادر مرزا عبد الرحمٰن چغتائی، سید ابو ظفر نازش رضوی سے آپ کے مراسم بھی تھے اور خط و کتابت بھی۔ اور ان میں سے اکثر اصحاب کو قادیان میں آنے اور آپ سے شرف ملاقات حاصل کرنے کا بھی فخر حاصل تھا۔

حضرت مصلح موعود کی دلی تمنا تھی کہ اُردو کو برصغیر میں اس کا شایانِ شان مقام حاصل ہو اور عربی کے بعد یہ دنیا کی دوسری بین الاقوامی زبان کی حیثیت اختیار کر جائے۔ حضور نے پُرزور تحریک فرمائی کہ احمدی احباب اُردو کی ترقی میں سرگرم حصہ لیں اور اتنی کثرت سے اُس کو اپنے روزمرہ گفتگو کا لازمی عنصر بنا لیں کہ وہ ان کی مادری زبان بن جائے۔ اس بارہ میں حضور کے دلی جذبات و احساسات کیا تھے اس کا اندازہ حضور کی اُس تقریر سے بآسانی لگ سکتا ہے جو حضور نے قیامِ پاکستان کے بعد کوئٹہ کے ایک جلسہ عام میں کی اور فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسے ضرور پڑھیں

ڈاکٹر، مریض اور لواحقین جب کسی پرانی مرض میں ادویات کے بار بار بے اثر — FAIL — ہو جانے سے پریشان ہوں تو اس بے اثری کی وجہ اور علاج ہم سے دریافت کریں نہیں؟ صرف واپسی لفافہ PILES CURE اور ASTHMA CURE سمیت پرانی امراض کی 140 کیورز — CURES — کے موجد

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ - ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

CMC

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات

اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

فون نمبر ۵۲۶۲۳

مایوس و پریشان

مریض جو کسی بھی مرض میں مبتلا ہوں آج ہی مفصل علامات لکھ کر خالص جرمن، امریکن اور پاکستانی ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات سے کامیاب اور سائنٹفک علاج کیلئے تشریف لائیں یا بذریعہ ڈاک دوا طلب فرمائیں۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایس اے رحمان آر۔ایم۔پی

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت

اور

سندھ میں زرعی زمین کے حصول کیلئے

درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس

LAND MARKS.

۱/ای ۱۰۳ کمرشل ایریا "بی" پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۳۶

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۱۶

فون: ۵۴۰۸۳۴ - ۵۴۰۸۶۶

تنقل اور بریم سے ہونیوالا

جانوروں کا اچھارہ

نیز سرکن۔ گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ کنار۔ زہرباد۔ واہ۔ ٹک۔ تھنوں کی سوزش۔ گلٹیاں۔ ناڑ۔ دودھ کی کمی وغیرہ کے کامیاب نسخوں کے لئے

نرخانہ "کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ" مفت ہے

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے:

ہاضمون (رجسٹرڈ)

گھر میں ہر وقت رکھنے کا چورن:

نصرت دواخانہ ہاضمون

بالمقابل ایوان محمود۔ گول بازار ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

الحمرا سٹیٹس

فون ۳۸۵۲

۶۹۹۔ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

لاہور فون ۳۲۴۴۴۸

فون ملز: ۲۷۹۴۶ فون آفس: ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ۔ فیصل آباد

امپورٹر — ایکسپورٹر

لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پالین،

جاذبِ نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند

— آفس —

ممندر گلی۔ ریل بازار فیصل آباد

شیزان پیش کرتے ہیں

نیا ذائقہ

جواں دل، جواں دم، جوانوں کا شوق

زنجبیل

بھوک بڑھائے پیاس بجھائے

زود ہضم ادرک، مفرح لیمو اور مقوی چاشنی کا

ایک پر لطف اور پر تاثیر مشروب

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔

بند روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں مختلف قوموں اور زبانوں کے اختلاط سے ایک زبان پیدا ہوئی جس کو اُردو کہتے ہیں۔ اس زبان کی طرف ہندوستان میں بہت کم توجہ رہ گئی ہے۔ بلکہ یہ کوشش کی جارہی ہے کہ اسے بالکل مٹا دیا جائے۔ پنجاب کا شہری طبقہ اس کا بہت شائق چلا آتا ہے اور اس میں علامہ اقبال اور حفیظ جالندھری جیسے بڑے بڑے شاعر پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اردو زبان کی بہت خدمت کی ہے۔ اور ان کی وجہ سے ہندوستان اور اس کے باہر اردو زبان بہت مقبول ہوگئی ہے۔ مگر پنجاب کے عوام اور غیر تعلیم یافتہ اشخاص بھی اس سے بہت دُور ہیں۔ اور انہیں اس میں کلام کرنا دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس میں بات کریں تو طریقِ گفتگو غیر زبان دانوں کا سا معلوم ہوتا ہے۔ یوں تو غیر مادری زبان میں گفتگو کرتے وقت ہمیشہ ہی مشکلات پیش آتی ہیں اور لازمی طور پر لہجہ میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ تاہم اگر آپس میں اُردو زبان میں ہی گفتگو کی جائے تو اس میں مہارت حاصل کر لینا کوئی مشکل امر نہیں۔ مثلاً میری مادری زبان اگرچہ اُردو ہے مگر میں نے پنجاب میں پرورش پائی ہے۔ اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا بلکہ یہ کہنا لغو ہوگا کہ میرا لہجہ دہلی والوں کا سا ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ بچپن میں میں اپنی ایک نانی کو ملنے کے لئے گیا۔ مشہور مترجم قرآن مرزا حیرت صاحب ان کے بیٹے اور میرے ماموں تھے۔ انہیں احمدیت سے حد درجہ کا تعصب تھا، مگر بہرحال چونکہ وہ میرے ماموں تھے اس لئے دوسرے رشتہ داروں نے مجھ سے کہا کہ اپنے ماموں مرزا حیرت صاحب کو بھی سلام کر آؤ۔ میری عمر اس وقت تیرہ چودہ سال کی تھی۔ دہلی والوں کی عادت جیسے پان کی گلوری پیش کرنے کی ہے اسی کے مطابق میری نانی صاحبہ نے بھی مجھے پان کی گلوری دی۔ دہلی میں یہ رواج ہے کہ پان میں چھالیہ زیادہ ڈالتے ہیں۔ میں بھی اپنی والدہ صاحبہ کی وجہ سے پان کھایا کرتا ہوں لیکن چھالیہ زیادہ پڑا ہو تو اس کو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میں جتنا چھالیہ کھایا کرتا ہوں اس سے کلّہ بھرتا نہیں۔ لیکن دہلی والے پان میں اتنا زیادہ چھالیہ ڈالتے ہیں کہ اسے کھاتے وقت کلّہ بھر جاتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ پان مجھے میری نانی نے دیا تھا اس لئے میں لینے سے انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس گلوری سے میرا کلّہ بھر گیا اور اسی طرح میں اپنے ماموں مرزا حیرت صاحب کو ملنے کے لئے چلا گیا۔ ان کا دفتر باہر ایک چوبارہ پر واقع تھا۔ انہوں نے بھی مجھے پان کی ایک گلوری دے دی جس سے میرا دوسرا کلّہ بھی بھر گیا۔ اور پھر جیسے بچوں سے باتیں کی جاتی ہیں انہوں نے مجھ سے دریافت کیا اچھا میاں یہ تو بتاؤ تم کون سی زبان میں باتیں کیا کرتے ہو۔ اُردو میں یا پنجابی میں۔ اس وقت تک میں پنجابی نہیں جانتا تھا۔ اب تو تقریر بھی کر لیتا ہوں۔ پھر میرے دونوں کلّے بھرے ہوئے تھے اور اگالدان پاس تھا نہیں۔ اس لئے میرے لئے بولنا مشکل ہوگیا۔ اور انہوں نے جب پوچھا میاں تم اردو میں باتیں کرتے ہو یا پنجابی میں۔ تو میں نے بڑی مشکل سے جواب دیا کہ میں دونوں میں بات کر لیتا ہوں۔ کلّے چونکہ بھرے ہوئے تھے اس لئے اپنے مفہوم کو صاف طور پر ادا نہ کر سکا۔ مرزا حیرت صاحب احمدیت کے شدید مخالف تھے۔ وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ بس بس مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ تم کس زبان میں بات کرتے ہو۔ یہ ہے تو ایک لطیفہ مگر یہ بات ظاہر ہے کہ ہم میں سے کسی کا یہ کہنا کہ اس کا لہجہ دہلی والوں کا سا ہے درست نہیں۔ ہماری مادری زبان اُردو ہے اور ہمارا خون دہلی والوں کا ہے بلکہ ان کا خون ہے جن کے خون سے اردو بنی ہے۔ جیسے میر درد اور مرزا غالب لیکن بوجہ پنجاب میں پرورش پانے کے ہم میں ایسے آثار اور علامات پائی جائیں گی جن سے صاف معلوم ہوگا کہ ہم پورے ہندوستانی نہیں۔ بعض وقت محاوروں کا بھی اثر پڑ جاتا ہے۔ بوجہ پنجابی ماحول ہونے کے بغیر خیال کئے کوئی نہ کوئی پنجابی محاورہ منہ سے نکل جاتا ہے۔ ہم گھر میں عموماً بچوں سے مذاق کرتے ہیں۔ وہ بات کرتے ہوئے بعض دفعہ پنجابی کے الفاظ بول جاتے ہیں۔ وہ بھی جانتے ہیں کہ وہ الفاظ اردو زبان کے نہیں لیکن غیر ارادی طور پر ان کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔

میں ایک دفعہ دہلی گیا۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے میری دعوت کی، مولوی نذیر احمد صاحب کے پوتے جو ساقی رسالہ نکالتے ہیں ان کے ماموں میرے ساتھ تھے۔ انہوں نے میری کوئی تقریر سُنی ہوئی تھی۔ انہوں نے میرے لحاظ یا تکلف کی وجہ سے کہا کہ خواجہ صاحب میں نے ان کی تقریر سُنی ہے ان کا لہجہ بالکل دہلی والوں کا سا ہے، اور یہ بالکل پنجابی معلوم نہیں ہوتے۔ مگر خواجہ صاحب اپنے رنگ کے آدمی ہیں انہیں یہ بات بُری لگی۔ انہوں نے کہا میں تو یہ بات نہیں مان سکتا۔ میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہوئی ہیں اور ان میں بعض مقامات پر پنجابی محاورات استعمال ہوئے ہیں۔ لیکن آخر وہ بھی دہلوی تھے۔ انہوں نے فوراً کہا۔ خواجہ صاحب میں نے تقریر کا ذکر کیا تھا، کتاب کا نہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہم تقریر میں بھی بعض پنجابی محاورات غیر ارادی طور پر استعمال کر جاتے ہیں۔ تاہم متواتر بولنے اور ہمیشہ اُردو میں ہی گفتگو کرنے کی وجہ سے عادت ہو جاتی ہے۔ پس میں آپ کو ..... نصیحت تو یہ کروں گا کہ اردو زبان کو نئی زندگی دو۔ اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ اسی زبان میں ہی گفتگو کیا کریں۔ جب ہم اردو میں ہی گفتگو کریں گے تو لازمی بات ہے کہ بعض الفاظ کے متعلق ہمیں یہ پتہ نہیں لگے گا کہ ان کو اردو زبان میں کس طرح ادا کرتے ہیں۔ اس پر ہم دوسروں سے پوچھیں گے اور اس طرح ہمارے علم میں ترقی ہوگی۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن انسان کو بڑی عمر میں بھی ان کی سمجھ نہیں آتی۔ لیکن جب وہ ایک زبان میں گفتگو کرنا شروع کر دے تو ان پر عبور حاصل کر لیتا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور اُردو کو جو اب بے وطن ہوگئی ہے اپنائیں۔ یہ بھی ایک بڑا مہاجر ہے۔ جس طرح مہاجروں کو زمینیں مل رہی ہیں۔ چاہیئے کہ اسے بھی اپنے ملک میں جگہ دی جائے۔ اور اسے اتنا رائج کر دیا جائے کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جن کے خیال میں پنجابی زبان کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ میرے نزدیک اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنا لینا چاہیئے اور اسے رواج دینا چاہیئے۔ ملک کے کناروں پر اور پہاڑوں پر کہیں کہیں پنجابی زبان باقی رہ جائے تو حرج نہیں۔ اگر کسی کو پنجابی زبان سُننے اور بولنے کا شوق ہوگا تو وہاں جا کر سُن لے گا یا بول لے گا۔

پس میری ..... نصیحت تو یہ ہے کہ تم اُردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۶۲۵ فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۴۹ء)

حضرت مصلح موعود جماعت کے اہلِ قلم طبقہ کو ہمیشہ ہی یہ تلقین فرماتے تھے کہ اردو زبان کا مستقبل حضرت اقدس ..... کے لٹریچر سے وابستہ ہے۔ اس لٹریچر کو ہمیشہ اپنی تمام ادبی کاوشوں میں مشعل راہ قرار دیں اور اس کی نقل کو اپنے لئے باعث فخر سمجھیں۔ چنانچہ حضور نے ایک بار قادیان کے ایک مرکزی علمی ادارہ کی تقریب میں شرکت فرمائی اور اپنے پُر معارف خطاب میں خاص طور پر اس نکتے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"حضرت (اقدس ..... ناقل) کی براہین احمدیہ سے پہلے اور بعد کی اردو میں بڑا فرق ہے لیکن خواہ کسی وقت کی اُردو کو لے لیں، دوسرے لوگوں کی اردو میں اور اس میں بہت فرق ہے۔ جہاں حضرت (اقدس ..... ناقل) نے دینی امور میں اصلاح کی ہے وہاں اردو زبان میں بھی بہت بڑی اصلاح کی ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے لنڈن یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے انگریزی لٹریچر کا اُردو لٹریچر پر اثر کے عنوان سے ایک تھیسس لکھا جس میں حضرت (اقدس ..... ناقل) کے متعلق یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ آپ کی تحریروں نے زبان اردو پر خاص اثر ڈالا۔ تو حضرت (اقدس ..... ناقل) کی اصلاحات صرف مذہبی دائرہ میں ہی نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں آپ نے اصلاح کی ہے۔ اور ہمیں اپنی اصلاحات کو دنیا میں رائج کرنا چاہیئے۔"

پھر فرمایا:

"اب اردو کے حامل احمدی ہوں گے۔ یا یہ کہ اُردو کے حامل احمدی ہو جائیں گے۔ آج یورپین لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن میں پانچ سو کے قریب الفاظ غیر زبان کے ہیں۔ مگر ہر عرب کہتا ہے کہ وہ الفاظ ہمارے اپنے ہیں۔ غیر کے نہیں۔ کیونکہ قرآن میں آجانے کی وجہ سے ہمارے ہو گئے ہیں۔ اسی طرح زمانہ خود اردو زبان کو اس طرف لے جا رہا ہے کہ حضرت (اقدس ..... ناقل) نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ اردو کے سمجھے جائیں گے۔ پس ہمارے طلباء کے سامنے حضرت (اقدس ..... ناقل) کی کتب نمونہ اور ماڈل ہونی چاہئیں خصوصاً آخری زمانہ کی کتابیں، ان کی روانی اور سلاست پہلے کی نسبت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ان کی اردو نمونہ کے طور پر ہے۔ اور وہی اردو دنیا میں قائم رہے گی۔

پس ہمیں نقل اس شہسوار کی کرنی چاہیئے جو میدان میں کھڑا رہے نہ ان کی جو بھاگ رہے ہیں۔"

پھر فرمایا:

"ہم ایسے رنگ میں بات کریں جسے ہر شخص سمجھ سکے۔ ہماری اصطلاحات ایسی ہوں جو معمولی پڑھے لکھے کے لئے بھی بوجھ نہ ہوں کیونکہ ہمارا کام لوگوں تک حق پہنچانا ہے۔ اس کے لئے آسان سے آسان اور سادہ سے سادہ طریق ہونا چاہیئے۔

پس ہماری زبان میں ایسی شستگی اور سلاست ہونی چاہیئے کہ اگر ادنیٰ درجہ کے لوگوں میں بھی کلام کریں تو وہ آسانی سے سمجھتے جائیں۔ اس کے لئے ہمیں حضرت (اقدس ..... ناقل) کی زبان کی نقل کرنی چاہیئے جو آپ کی کتب میں ہے۔"

(الفضل ۷ اگست ۱۹۳۳ء فرمودہ ۲۲ جولائی)

قانونِ وقت کا احترام

ہم۔ جماعت احمدیہ اپنے قیام کے پہلے روز سے اب تک قرآن مجید اور سنت نبویؐ کی روشنی میں اس اصول پر سختی سے کاربند ہے کہ قانون شکنی جائز نہیں اور قانون کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احترام ایک مذہبی فریضہ ہے جسے کسی بھی سیاسی مسلک کی خاطر قربان نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت مصلح موعود نے اپنے عہد مبارک میں سلسلہ احمدیہ کی اس مذہبی روایت کو باوجود انتہائی نامساعد اور ناموافق اور پُرخطر ماحول کے اس شان کے ساتھ قائم رکھا کہ بیگانے بھی دنگ رہ گئے اور یہ حضور ہی کی پچاس سالہ تربیت کا نتیجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ اور قانونِ وقت کا احترام لازم و ملزوم نظر آتے ہیں۔

قانونِ وقت کی اطاعت کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود کے چند ارشادات ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔

(و) "بعض جماعتیں ایسی ہیں جو بغاوت کی تعلیم دیتی ہیں۔ بعض قتل و غارت کی تلقین کرتی ہیں۔ بعض قانون کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ ان معاملات میں کسی جماعت سے ہمارا تعاون نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ہماری مذہبی تعلیم کے خلاف امور ہیں ..... ہمارا یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا کہ قانونِ شریعت اور قانونِ ملک کبھی توڑا نہ جائے۔ اگر اس وجہ سے ہمیں شدید ترین تکلیفیں بھی دی جائیں تب بھی یہ جائز نہیں کہ ہم اس کے خلاف چلیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ راگست ۱۹۳۵ء مطبوعہ الفضل مورخہ ۶ راگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۱ کالم ۳)

(ب) "جیسا کہ میں بار بار پہلے کہہ چکا ہوں، اسلام ہمیں قانون کی پابندی کا حکم دیتا ہے اور ہمیں کسی امیر کی صداقت کا خواہ کسی قدر بھی یقین ہو وہ ہمیں اجازت نہیں دیتا کہ ہم اپنے یقین کی وجہ سے کسی کو خود ہی سزا دے دیں۔ اور اگر ہم ایسا کریں تو اسلام ہمیں مجرم ٹھہراتا ہے اور قابلِ سزا گردانتا ہے۔ اس امر میں اسلام نے اس قدر سختی سے کام لیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سزا دینے والے کو ویسا ہی مجرم قرار دیا ہے جیسا کہ بلاوجہ حملہ کرنے والے کو۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ..... یا رسول اللہ ..... اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنی بیوی سے بدکاری کرتے ہوئے دیکھے اور اسے قتل کر دے تو اس پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا سزا دینا اس کا کام نہیں یہ عدالت کا کام ہے۔ اگر وہ ایسے اشتعال کے باوجود سزا دے گا تو بھی اسے قاتل سمجھا جائے گا اور وہ خود شریعت کا مجرم بن جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صریح فتویٰ کے بعد قیاس اور اجتہاد کی کوئی صورت ہمارے لئے باقی نہیں رہتی اور اگر ہم سچے مسلم ہیں تو ہمیں یقیناً آپ کے ادنیٰ سے ادنیٰ ارشاد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔" (الفضل ۲۰ راگست ۱۹۳۷ء)

(ج) "جب تک میری جان میں جان ہے میری کوشش یہی ہوگی کہ سلسلہ کی روایات میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ ہم نے آج تک ظلم سہے مگر قانون کو نہ توڑا اور یہی چاہتا ہوں کہ آئندہ بھی ہماری یہی روایت جاری رہے کہ ہم ظلم سہیں مگر قانون کو اپنے ہاتھ سے نہ توڑیں۔"

(خطبہ جمعہ ۵ رجولائی ۱۹۳۵ء مطبوعہ الفضل مورخہ ۹ رجولائی ۱۹۳۵ء)

حرفِ آخر

قدرت اور رحمت اور قربت کے مجسم نشان حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود کی جاری فرمودہ سب تحریکات خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شوکت کے قیام کا بہترین ذریعہ بنیں جن کے نتیجہ میں دنیا میں زبردست روحانی اور علمی انقلاب رونما ہوا، انوارِ آسمانی بارش کی طرح نازل ہوئے، اسیروں نے رستگاری حاصل کی اور اقوامِ عالم کو ارضی و سماوی برکتوں سے وافر حصہ عطا ہوا۔ اور اگرچہ آج حضور جسمانی طور پر ہم میں موجود نہیں مگر روحانی اعتبار سے خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے آپ کو عمرِ جاودانی بخشی ہے اور آپ کے آسمانی فیوض و برکات کا پاک چشمہ آپ کے پیارے لختِ جگر اور ہمارے مقدس آقا ذوالقرنینِ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک وجود سے ایک بہتے ہوئے دریا کی شکل کر گیا ہے اور وہ دن قریب ہے جبکہ نورِ بصیرت رکھنے والی ہر آنکھ اور نورِ فراست رکھنے والا ہر دل اس کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی موجوں کا مشاہدہ کرلے گا۔ انشاء اللہ۔ مبارک ہیں وہ جو امام موعود عالی مقام کی مبارک اور آسمانی تحریکات کو دل میں جگہ دیتے اور ستارۂ احمدیت بن کر آسمانی بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اس حقیقی شہنشاہ کے دربار میں رسائی پالیتے ہیں جس کے ہاتھ میں ملکوت السمٰوٰت والارض ہے وہی شاہِ ذوالجلال ابدی سلطنت کا مالک اور سب ملک اور ملکوت اسی کے لئے مسلّم ہیں جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

آں کس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند
با فرِّ تو فرِّ خرواں را چہ کند
چوں بندہ شناختت بداں عزّ و جلال
بعد از تو جلالِ دیگراں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۴۴۲)

بقیہ: حضرت مصلح موعود کا علم قرآن

آپ کے قرآن کریم کے علم کے موتی شروع نوجوانی سے ہی بکھرتے رہے۔ اس درس کا باقاعدہ آغاز آپ نے فروری ۱۹۱۰ء میں بعمر ۲۱ سال کیا۔ (الحکم ۲۱ فروری ۱۹۱۰ء صفحہ ۵ کالم ۳) وسط ۱۹۱۳ء سے آپ نے اسے دن میں دو مرتبہ دینا شروع کر دیا (الفضل ۱۸ رجون ۱۹۱۳ء) یہ درس کا سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں ہمیشہ جاری رہا ۱۹۲۲ء میں آپ نے ایک ماہ درس اس طور سے دیا کہ شامل ہونے والا سارا مہینہ قادیان میں رہے نماز ظہر سے مغرب تک درس ہوتا۔ بقیہ وقت میں نوٹوں کو ٹھیک کرکے لکھتے اور یاد کرتے۔ درس کے اختتام پر امتحان بھی لیا گیا۔ یہ درس پہلے دس پاروں کا تھا

اسی طرح ۱۹۲۸ء میں بھی ایک ماہ کے لئے درس ہوا۔ جسمیں خاکسار بھی شامل ہوا۔ یہ بھی ظہر سے مغرب تک ہوتا اور باقی وقت نوٹوں کے درست کرکے لکھنے اور یاد کرنے میں صرف ہوتا اختتام پر امتحان بھی لیا گیا۔ یہ درس سورۃ یونس سے سورۃ کہف تک تھا۔ اس کے نوٹوں کو بنیاد بنا کر اور اسمیں بعض اضافے کرکے آپ نے تفسیر کبیر کی پہلی ضخیم جلد شائع فرمائی۔ بعد میں باقی جلدیں تصنیف فرمائیں۔ یہ تفسیر علم القرآن کا ایک سمندر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس علم کے پھیلانے والے پر اپنی لا انتہا برکتیں نازل فرمائے اور اسے اپنا قرب زیادہ سے زیادہ عطا کرے آمین۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

شہر میں نہیں ہوگا بلکہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہوگا جس کا نام قادیان ہے۔" (بحوالہ تفسیر کبیر سورۃ الکوثر صفحہ ۱۷۶)

حضرت مصلح موعود کی اولوالعزمی کے طفیل رونما ہونے والا یہ انقلابِ عظیم نافلۂ موعود سیدنا حضور ایدہ اللہ الودود کے عہدِ مبارک میں وسیع سے وسیع تر اور پورے کرۂ ارض پر محیط ہوتا چلا جا رہا ہے اور یہ بڑی سرعت کے ساتھ اپنے کمال کو پہنچنے والا ہے کیونکہ وہ جو پہلے اکیلا تھا اب ایک کروڑ بن چکا ہے۔ اور تو اور اب سپین کے دروازے بھی دین حق کے لئے کھل چکے ہیں اور وہاں پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے صلیب کی چمکار کے صحرائے عرب کے سکوت کو چیرنے کے خواب دیکھنے والوں کے اپنے ملکوں میں کسرِ صلیب کانفرنسوں کا انعقاد عمل میں آرہا ہے اور وہاں دینِ حق کی منادی اس زور شور سے ہو رہی ہے کہ وہاں کے دانشور محسوس کر رہے ہیں کہ ایک صدی کے اندر اندر دینی اعتبار سے کرۂ ارض کی ہیئت تبدیل ہو جائے گی اور نوعِ انسانی دین واحد پر آجمع ہوگی اور وہ دین خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی دین نہ ہوگا

اب تو یہ عالم ہے کہ ہر دن جو چڑھتا ہے وہ پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت اور مصلح موعود کی اولوالعزمی کو دنیا کے وسیع تر علاقوں میں اور زیادہ نمایاں طور پر آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اپنے وعدوں کو پورا کرکے رہتا ہے۔

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ (دری) گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور فون ۶۳۸۴۹
گھر۔ ملک عبداللطیف شکوہی فون ۶۲۵۱۶

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ

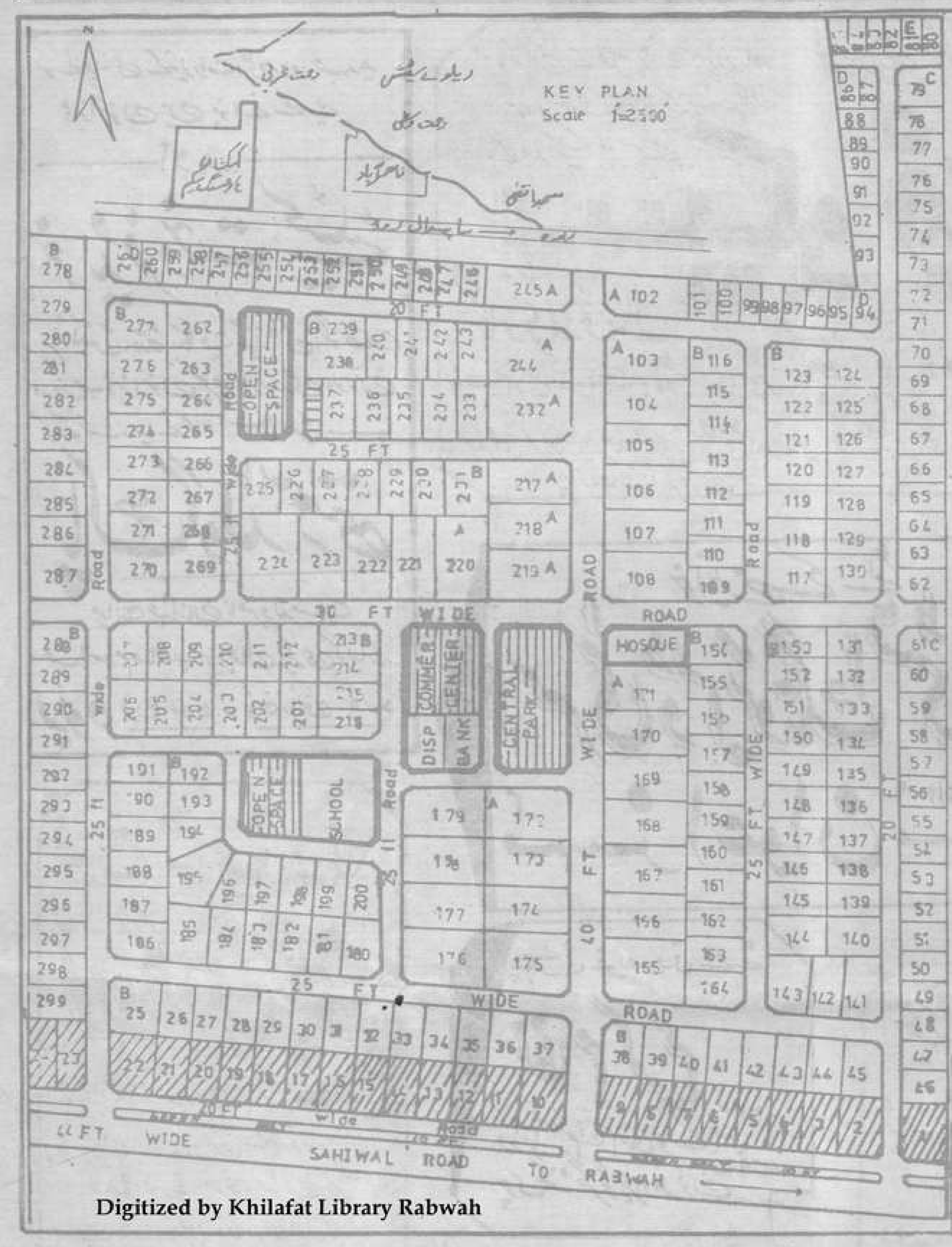

KAHKISHAN HOUSING SCHEME RABWAH

SCALE 1=150'

	SIZE		no of Plot
1 One kanal plots	100×55'	A	30
2 10 Marla Plots	70×40'	B	170
3 10 Marla shops cum Residential	70×40'		24
5 7 Marlas Plots	55×35'	C	34
6 5 Marla Plots	50×28'	D	32
7 3 Marla	45×22'	E	6
Mohala Shops	20×12'		6
Commercial center			1
Publick Building			3
Bank			1
TOTAL NO OF PLOTS			310
Residential Plots			299

MEMO - NO حکومت پنجاب سے منظور شدہ DG/HOPP/TPS/81/897

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

خوشخبری: ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی۔ بجلی کی فراہمی پکی سڑکیں، پکی نالیاں

گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی ہے۔ مجوزہ پلان سیلاب اور کلر سے محفوظ حدود کمیٹی میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے اپنی پسند کے مطابق گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز کے پلاٹس حاصل کریں

مزید معلومات کیلئے:

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گول بازار ربوہ

فون آفس: ۴۹۸ — رہائش: ۴۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہو چکا ہے:

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴	بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون: ۶۳۸	۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷	قلعہ کالر ضلع سیالکوٹ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

ٹویوٹا موٹرز TOYOTA MOTORS کے اصلی پرزہ جات (Genuine Parts) حاصل کرنے کے لئے پاکستان کے سب سے بڑے اسٹاکسٹ اور درآمد کنندگان سے درج ذیل پتہ رابطہ قائم کریں • ہول سیل ڈویژن

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

نمبر ۴، ۵ (فرسٹ فلور) رمپا پلازہ ایم اے جناح روڈ کراچی

• ریٹیل (RETAIL) کیلئے

۱۔ الفرقان موٹرز لمیٹڈ ۴۷۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی (فون نمبر ۷۴۶۰۹)

۲۔ الناصر موٹرز الحیات آٹو مارکیٹ ایم اے جناح روڈ کراچی (فون ۷۰۴۳۰)

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور

خوبصورت اور مضبوط دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے نصیر آپٹیکل سروس

سونے چاندی کے زیورات اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لیے

اور

خرید و فروخت کیلئے

نیز اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اور سندھی و نورتن کو کے خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب نزد جمال بیکری گولبازار

ربوہ فون ۵۵۰ ۔ فون رہائش ۵۴۹

پاکستان کے تمام بڑے شہروں اور بیرون ممالک کامیابی کے جھنڈے گاڑنے کے بعد آپ کے شہر میں

خوبصورت، کم خرچ، پائیدار

پیڈسٹل اور سیلنگ فین ہر سائز میں

پیگو فین

گارنٹی دو سال

قیمت دوسروں سے کم اور معیار میں اعلیٰ

• ہوم ڈلیوری سکیم • ڈسٹری بیوٹرز

فیکٹری کے تربیت یافتہ ماہر سے سروس کی گارنٹی اور فاضل پرزہ جات کی فراہمی

اقبال ٹریڈرز رجسٹرڈ

راجپوت منزل متصل پوسٹ آفس گولبازار ربوہ

سٹاکسٹ مقرر کئے جا رہے ہیں

• رہائشی پلاٹس
• مکانات ۔ اور
• زرعی اراضی

کی خرید و فروخت کیلئے

آپکی مخلصانہ خدمت کیلئے

چشم براہ

صدیق اسٹیٹ ایجنسی

اقصیٰ چوک ۔ ربوہ

فون دفتر ۶۴۰ ۔ فون رہائش ۵۴۰

چوہدری محمد صدیق

خواتین کے لئے

اسرٰی ڈرائیونگ انسٹی ٹیوٹ

مسز اعوان ۔ ۴۱۱۲۸ ۔ راولپنڈی

نون ٹریڈرز

نون گلاس کمپنی

مین بازار سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ہمارے ہاں پاکستان چپ بورڈ کا چپ بورڈ فارمیکا ہارڈ بورڈ اور فوم مٹریس ہر قسم اور عمارتی شیشہ شیٹ گلاس حسن ابدال کا بنا ہوا ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

چہرے کی خوبصورتی کے لئے

نظام کریم

۲۲۲ دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

ٹیلیفون نمبرز { آفس :- ۲۵۱۷۵۰ ، گھر :- ۵۲۹۴۶۱

تار کا پتہ :- ONTEX FRANKFURT

ORIENT EXPRESS

IMPORT_EXPORT_WHOLESALE

MUNCHENER STR - 21

6000 FRANK FURT . 1 WEST GERMANY

ایکسپورٹ کیجئے :- اس میں رزق بھی ہے اور ملک کی خدمت بھی

کئی سال سے آپکی بے لوث خدمت کرنیوالا واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی، مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون نمبر ۵۳۵

موتیا بند کورس

CATARACT COURSE

CATARACT CURE (۴ کیپسولز)
CATARACT TABS (۲۴۰ ٹیبلٹس)
CATARACT POWDERS (۵ پڑیاں)
CATARACT DROPS (10 ML)

چالیس روزہ کورس قیمت ۶۰/- ڈاک خرچ ۵/-

لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

جدید فیشن کیمطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

فون ۴۱۰۹۷۴ ، ۴۱۸۶۴۶ ، ۴۱۸۶۴۵ رہائش

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

الفضل ربوہ آفیسر ایل ۵۴ ۔ ۸۴ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ممبر بی ایس سی کالونی عامر اوکاڑہ ضلع ساہیوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ پبلشر: سعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ